



ذَلِكَ سَفَرٌ اِحْکَامُ وَمَسَائِلُ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ خلیل لیہ رحمۃ اللہ علیہ
فہیلیت مکتبہ نور حرم

مِکْتَبَةُ نُورِ حَرَمٍ



معزز قارئین توجہ فرمائیں

کتابِ مہنت کی روشنی میں لمحیٰ جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا منتظر

- **کتاب و سنت ذات کام** پرستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
 - **بیانات التحقیق الislamی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصریق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
 - **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تہذیب

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر متمم کتب متعلقہ ناشرپن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com
🌐 www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کوہ سعید

احکام و مسائل

تألیف

فضیلۃ الشیخ خلیل الرحمن لکھوی حفظہ اللہ
مدیر معهد القرآن الکریم

www.KitaboSunnat.com

ناشر

کتبہ الرحمن

60 فتحان سینا پشاور روڈ گشون اقبال۔ بلاک 5۔ کراچی
نون : 4965124

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	زادِ سفر	:
مائلہ	فضیلۃ الشیعہ خلیل الرحمن لکھوی حفظہ اللہ	:
ناشر	﴿مکتبہ نور حرم﴾ 60 نعمان سینٹر گلشن اقبال بلاک۔ 5 کراچی	:
کپوزنگ	ظفر الرحمن ﴿مکتبہ نور حرم﴾	:
قیمت		:

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

- ☆ دفتر جمیعت الحدیث منڈھ جامع مسجد الرشیدی، موئیں۔ کراچی فون: 7511932
- ☆ مکتبہ الحدیث ٹرست۔ الحدیث چوک کورٹ روڈ۔ کراچی فون: 2635935
- ☆ مکتبہ الدعوة السلفیۃ زاد محمدی مسجد الحدیث، پکا قلعہ دروازہ۔ حیدر آباد

☆ فیصل آباد میں ملنے کا ایڈریس ☆

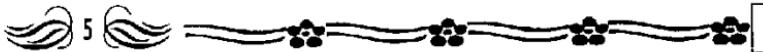
﴿مکتبہ اسلامیہ﴾

بیرون امین پور بازار بال مقابل شیل پیڑوں پیپ کو توالی روڈ فیصل آباد فون: 631204

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
20	سفر کیلئے مسافروں کی تلاش مستحب ہے	5	بیش لفظ
21	سفر میں بیڑیں ساختی	7	سفر کے متعلق مشورہ کرنا مستحب ہے
21	امیر اس کو سانچا ہے جو زیادہ قرآن جانتا ہو	7	سفر شروع کرنے سے پہلے استدھار کرنا مستحب ہے
21	امیر کا لٹکر کے پچھلے حصے میں رہنا مستحب ہے	8	اللہ تعالیٰ کے پندیدہ کاموں کیلئے گھر سے لکھنا
22	مسافر کی خدمت کرنا مستحب ہے	9	جعرات کو سفر کرنا مستحب ہے
22	سفر میں ساختی کی خدمت کرنا مستحب ہے	9	جمع کو سفر کرنا جائز ہے
23	سفر میں کمزور خواتین کا خال رکھنا	10	دن کے اندائی حصے میں سفر پر لکھا بہتر ہے
23	کسی منزل پر اترے تو کیا کے	10	رات کو آمود رفت مدد ہو جائے تو گھر سے آمد لٹکا بہتر ہے
24	رایت کو آرام کرنے وقت قریب رہنا بہتر ہے	11	مسافر کیلئے رات کے وقت بتابت چیت کرنا جائز ہے
24	رات کو آرام کرنے کیلئے کیسے لینا جائے	11	رات کے آخری حصے میں سفر کرنا بہتر ہے
24	جس بستی میں جانا ہو نظر آئے پر کیا کے	11	رات کے شروع میں سفر کرنا مناسب نہیں
25	کسی منزل کو چھوڑتے وقت دو رکعت پڑھنا مستحب ہے	12	گھر سے لٹکتے وقت دور رکعت نماز پر دھننا مستحب ہے
25	دوران سفر جب کوئی بستی نظر آئے تو کیا پڑھے	12	گھر سے لٹکتے ہوئے کیا پڑھے
26	جب سافر گھر والوں سے جدا ہو تو کیا کے	13	جب سافر گھر والوں سے جدا ہو تو سافر کیا کے
26	جب بھر طلوں ہو تو سافر کیا کے	13	جب کسی سافر کو خست کرے تو کیا کے
27	سافر صحیح کی نماز کے بعد کیا کے	14	نیک لوگوں سے نصیحت کرنے کی درخواست کرنا
28	جب اپنا شر تظر آئے تو داخل ہونے تک کیا کے	15	شمسم کا سافر اپنے نفلت مثلاً پر دعا کی ورثات کرنا
28	اپنا شر دیکھ کر فرقہ تیر کرنا مستحب ہے	15	جب سفر کا راہ کرے تو کیا کے
28	آنسو لے کو پہلے سمجھ میں دور رکعت نماز لواکر دھانجا ہے	15	جب سواری پر جھے تو کیا کے
29	سافر کو اپنے گھر دن کے وقت آنا چاہئے	18	اٹھی یا بھری جہاز پر سوار ہوتے وقت کیا کے
29	گھر میں داخل ہوتے وقت کیا کے	18	جب سفر سے واپس لوٹے تو کیا کے
30	سفر سے واپس آکر گھر والوں کو دیکھئے تو کیا کے	19	جب گھانیوں وغیرہ پر چھمیں یا تریس تو کیا کے
30	سفر میں گھر میں داخل ہو تو دور رکعت پڑھے	19	سفر میں بیڑت دعا کرنا مستحب ہے
31	جب سفر سے واپس گھر پہنچے تو کیا کے	20	رات میں اللہ کا ذکر کرنا مستحب ہے

45	سفر سے اکر کھانے کی دعوت کرنا دو نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنا	31	سفر سے اپنی پروات کے لندنی حصے میں گمراہا ہے
	﴿سفر کے دوران غلی نماز کے احکام﴾	31	
46	سفر کے دوران سنت مذکورہ کی ادا آئیں	32	مسافر کا استقبال کرنا مستحب ہے
47	سفر میں عام نواقل پر صفا متحب ہے	32	اسکی پیچیر کا ذر ہو تو کیا دعا مانگے
47	فرض نفلہ مولوی پر جائز نہیں	32	سفر میں حدی رجز اور شعر پر صفا متحب ہے
48	عذر کی وجہ سے فرض نماز سواری پر پڑھنا	33	جب کسی شر میں وبا بھوت پڑے تو اس شر میں جانا
49	سفر میں نماز تجدید ادا کرنا مستحب ہے	33	دشمنوں کے طلاقے میں ترقی بینگی لکر سفر کرنا نہیں ہے
49	سفر میں حجی کی نماز ادا کرنا مستحب ہے	33	سفر میں کون کو فی چیزوں کو ساتھ رکھنا نہیں ہے
49	سفر کے دوران بندش پیار درالت میں نماز ادا کرنا	34	جب سفر کا لاروہ ہو تو بیویوں کو قرعہ ڈال لینا پڑتا ہے
50	ڈرائیور اور خانہ بدوش کیلئے قصر کا حکم	34	جب سواری کو غلوت کیلئے بیلیپ ہو جائے تو کیا کے
50	سرال میں مکمل نماز کا حکم	34	﴿وَضُوءَكَمْ﴾
50	مسافر کیلئے نماز جو کا حکم	35	تمم و در اس کی درت
	﴿ہنوز کہے کے سائل﴾	35	جر بلوں اور موزوں پر سچ اور مسافر کیلئے درت
	﴿ہنوز کے کے سائل﴾		﴿ہنوز کے کے سائل﴾
53	روزدار سفر پر نکلنے سے پسلے اظہاری کر سکتا ہے	37	سفر میں اون لور ایکٹ کے کیا جاہات نہ لاؤ اکرنا
53	مسافر پر ضمانت میں بخوبی روزوں کی قضاہر کیفیت	37	سفر میں بھی تمیز کی نہاد میں اندر ہر سے پڑھنے چاہئے
54	ہبیش سفر میں رہنے والے پر روزوں کا حکم	37	جب گری شدید ہو تو قدر کی نہاد مہذبی کے پڑھیں
	﴿مسافر اور قربانی﴾	38	اکی اور جگہ جا کر نامست کرنا
	﴿مسندر کا سفر﴾	38	تمم و مسافر ایک دوسرے کے پیچے نہ بڑھنے کیے ہیں
58	طغیانی کے وقت مسندر کا سفر	39	سفر کے دوران نماز میں قرات بیلی پر صفا
58	عورت کا حرم کے بغیر تماشہ کرنا	39	سفر میں نماز قصر پر صفا متعارز ہے
59	کسی خاص جگہ کی زیارت کیلئے سفر اہتمام کرنا	40	سفر میں مغرب کی تین ہر دعائیں پڑھنے چاہئیں
61	مسجد قباء کی زیارت کیلئے اہتمام سے سفر کرنا	41	کتنے قابلے پر قصر کرنی چاہئے؟
	﴿سمانی کے سائل﴾	41	کی شر میں کتوی ٹھرنے کی نیت ہو تو قدر اکر سکتا ہے
62	سمان کا حق	42	جب ٹھرے کی نیت ہو تو بک قصر کر سکتا ہے
62	سمانی کی درت کب تک ہے	43	اکلے سے غذا قصر کا اکلہ شروع کرے
63	جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس سے	43	جب رفتار تعمیم کی اتفاق میں نہ بڑھے تو پوری پڑھے
	گزرے دہل اسے قیتا کھانا نہ طی اس کے	44	سفر میں دو گانہ بکر ہے اور پوری پڑھا جائز ہے
	پاس خریدنے کیلئے بیسے نہ ہوں تو کیا کرے	45	حضرت میں بخوبی ہوئی نماز سفر میں بیاد آئے
	محلم دلائل سے مزین منسوج و منفرد موضوعات پر مستعمل مفت آن لائن مکتبہ		



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين
محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -

ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو لوگوں کے لئے رشد و بدایت کا سرچشمہ اور رحمت و نصیحت کا شیع بنا کیا ہے بلاشبہ قرآن مجید دلوں کی یہ مباریوں کے لئے شفا بھی ہے اور نفوس کے تذکیرہ و تطہیر کا باعث بھی۔

کتاب الہی کے اس جمشد صافی کی عملی تشریع و تعبیر نبی رحمت سیدنا محمد ﷺ کی حیات مبارکہ کی صورت میں دیکھی جاسکتی ہے، آپ ﷺ کی مقدس زندگی مونوں کے لئے اسوہ حسنہ کی حیثیت رکھتی ہے، رسول اکرم ﷺ کی زندگی ایسے زریں اصولوں پر مشتمل ہے جس میں امت کے ہر انسان کے لئے ہمہ وقتی روشنی اور رہنمائی موجود ہے، آپ ﷺ نے ہر امیر و غریب، مرد و زن، چھوٹے بڑے اور حیات انسانی کے جملہ شعبوں سے متعلق انسانوں کے لئے زندگی گذارنے کے اصولوں و ضوابط بڑی تفصیل سے واضح فرمادیے ہیں۔

انسانیت کی فلاج و نجات کے لئے جہاں آپ ﷺ نے احسن اخلاق و اطوار سمجھائے ہیں وہاں حکمت و دانائی کی روشنی سے قلوب و اذہان کی تاریکیوں کا خاتمه بھی فرمایا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول عربی ﷺ کی روشن ہدایات اور مقدس فرمودات کی اتباع جہاں اخروی زندگی میں علومرتبت کا باعث ہے وہاں دنیوی کامرا بیویوں اور کامیابوں کی ضامن بھی ہے۔

یہاں اس بات کا سمجھانا بہت اہم ہے کہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں غیر مسلموں سے



مشابہت و مطابقت قطعاً جائز نہیں ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :- ”جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے گا وہ اسی میں شمار ہو گا۔“

پھر کیا وجہ ہے؟ آج مسلمانوں کی اکثریت اقوام مغرب کے بودے، خود ساختہ، اور متزلزل نظاموں سے مرعوب ہے، حالانکہ مذہب اسلام نے عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات، اور انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اس وقت صحیح نصیح پر مرتب کر دیا تھا، جب آج کا ترقی یافتہ یورپ جمالت کے گھٹائوپ اندر ہیروں میں بھکر رہا تھا۔ اس لئے دنیا میں عزت و رفت اور آخرت کی نجات و کامیابی کا راز اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضر ہے، احباب کی خواہش پر میں نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے درختان پہلو جو سفر اور آداب سفر سے متعلق ہیں اردو میں باختصار لیکچا کر دیئے ہیں۔

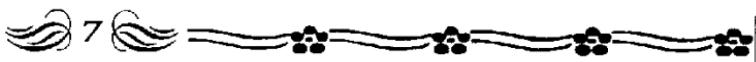
جس کے بغور پڑھنے سے جہاں ایک مؤمن کی زندگی میں رسول اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا رجحان پیدا ہو گا وہاں غالص کتاب و سنت کی روشنی میں سفر اور اس کے آداب کے تمام متعلقات تکھر کر سامنے آجائیں گے، اللہ تعالیٰ اس کتاب پر کو اپنی غالص رضا کے لئے قبول فرمائے اور اس سے اہل اسلام کو استفادہ کرنے اور پھر کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق پختہ۔

آخر میں اُن احباب کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب کی طرف میری توجہ مبذول کرائی اور خاص کر جناب محترم عبد الوہاب صاحب کے لئے دعا گوہوں کے انہوں نے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن چھاپنے کا بعد و بست فرمایا تھا اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاؤں سے نوازے آئیں۔

وَمَا تَوَفَّيْتِ إِلَّا بِاللَّهِ وَهُوَ لِلْتَّوْفِيقِ

وَالسَّلَامُ

خَلِيلُ الْجَنَانِ لِكَهْوَى



سفر کے متعلق مشورہ کرنا مستحب ہے

مسافر کو سفر شروع کرنے سے پہلے نیک لوگوں سے مشورہ کر لینا چاہئے ارشاد خدا

وندی ہے ﴿وَشَاوِرُهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (معاملات میں ان سے مشورہ کیجئے) (آل عمران: ۱۵۹)

نیز اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ يَسْأَلُهُمْ﴾

(ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے پاتے ہیں) (الشوری: ۳۸)

سفر شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا مستحب ہے

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ

ہمیں ہر کام میں استخارہ کرنے کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو

وہ دور کعت نفل پڑھے پھر کے :

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَفْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

وَاسْتَأْتِلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ

وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا

الْأَمْرُ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ :

عَاجِلٌ أَمْرِي وَآجِلٌهُ فَاقْدِرُهُ لِي وَيَسِّرُهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ

وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ : عَاجِلٌ أَمْرِي وَآجِلٌهُ فَاقْدِرُهُ فَيُؤْمَنُ بِهِ عَنِي

مَحْلُمَ ذَلِكَ سَمِّيَنَ لَهُتَوْ وَمَنْرُدَ مِنْ مَوْعِيَنَ پَرَّ لَهُتَوْ مَقْتَلَهُ لَذِلِكَ مَنْيَهِ

وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کی ہاپ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطے سے کام کرنے کی طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین میں، میرے روزگار میں اور میرے کام کے انعام میں (یا آپ نے فرمایا: میرے موجودہ معاملات میں اور میرے آئندہ معاملات میں) تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اسے میرے لئے آسان فرمادے۔ پھر اس میں مجھے برکتیں عطا فرماؤ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برآ ہے میرے دین میں، میرے روزگار میں اور میرے کام کے انعام میں (یا آپ نے فرمایا: میرے موجودہ معاملات میں اور میرے آئندہ معاملات میں) تو اسے مجھ سے دور ہٹا دے اور مجھے اس سے دور ہٹا دے اور میرے لئے بھلائی مقدر فرمادے۔ جمال کیسی بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے (یعنی مجھے اس کام پر اطمینان قلب حاصل ہو جائے جو میرے لئے بہتر ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: پڑھنے والے کو اپنی حاجت کا نام لینا چاہئے۔ (اس حدیث کو صحاح سترے روایت کیا ہے سوائے مسلم کے)

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کے لئے گھر سے نکلا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو نکلنے والا بھی اپنے گھر سے نکلتا ہے اس کے دروازے پر د جہنڈے ہوتے ہیں، ایک جہنڈا افرشتے کے ہاتھ میں اور ایک جہنڈا شیطان کے ہاتھ میں، اگر وہ ایسے کام کے لئے نکلتا ہے جو اللہ عز وجل کو پسند ہے تو فرشتہ اپنا جہنڈا لے کر اس کے ساتھ ہو لیتا ہے، پس وہ گھر واپس آنے مکمل دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

~~~~~ ٩ ~~~~

تک فرشتے کے جھنڈے تلے رہتا ہے، اور اگر وہ ایسے کام کے لئے گھر سے نکلتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو نار ارض کرتا ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے ساتھ ہو لیتا ہے پس وہ گھر واپس آنے تک شیطان کے جھنڈے تلے رہتا ہے ”

(اس حدیث کو احمد نے اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند قابل جست ہے)

### جمرات کو سفر کرنا مستحب ہے

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : ”رسول اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ جمرات کو سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔“ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :-

”آپ جمرات کے علاوہ (کسی اور دن) کم ہی سفر کے لئے نکلتے تھے۔“ (خاری)

### جمعہ کو سفر کرنا جائز ہے

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن رواحد رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھجا اور یہ سفر جمعہ کو آپؐ“ آپؐ کے ساتھی صح سویرے روانہ ہو گئے آپؐ نے سوچا میں پیچھے رہ جاتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھوں گا پھر انہیں جاملوں گا، جب آپؐ نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (جمعہ کی) نماز پڑھی تو آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھ لیا اور ارشاد فرمایا تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صح سویرے چلے جانے سے کس عذر نے روک دیا؟ انہوں نے عرض کیا میں نے چاہا کہ میں آپؐ کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھر ان سے جاملوں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : جو کچھ زمین میں ہے اگر تم سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دو پھر بھی ان کے صح سویرے چلے جانے کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے (ترمذی، بیہقی)۔

اس کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن دوسری روایت سے مل کر حدیث قابل قبول ہو جاتی ہے۔ اس کی تائید سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کی۔ اس حدیث سے ہوتی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سفر کے لئے تیاری کے آثار تھے، اس شخص نے کہا "اگر آج جمعہ نہ ہوتا تو میں سفر پر روانہ ہو جاتا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا روانہ ہو جاؤ، جمعہ کسی کو سفر سے نہیں روکتا۔ (اس حدیث کو شافعی نے روایت کیا ہے لورن کے واسطے سے بیہقی نے اسی روایت کیا ہے لوریہ حدیث ثابت ہے)

### دن کے ابتدائی حصے میں سفر پر نکلنا بہتر ہے

سیدنا صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے اللہ میری امت کو اس کی صحبوں میں برکت عطا فرما" اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی فوجی دستی یا لشکر روانہ فرماتے، تو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ فرماتے تھے، سیدنا صخر رضی اللہ عنہ تاجر تھے، آپ اپنی تجارت (کمال) صبح سوریے فروخت کے لئے بھیتے تھے تو آپ دولت مند ہو گئے اور آپ کمال بہت ہو گیا۔

(اس حدیث کو بودا دور ترندی نے روایت کیا ہے لوریہ حدیث اپنے شواہد سے مل کر حسن کے درجے پر پذیغ جاتی ہے)

### جب رات گئے آمدورفت ہند ہو جائے تو

### گھر سے کم نکلنا بہتر ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

"جب قدم رک جائیں لیکن رات زیادہ گزر جانے کی وجہ سے آمدورفت ہند ہو جائے تو کم نکلو اللہ تعالیٰ رات کو اپنی مخلوق پھیلاتا ہے جو وہ چاہتا ہے"۔

(اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کے معیار کی ہے اور حاکم "کیا یہات درست ہے")

مسافر کے لئے رات کے وقت بات چیت کرنا جائز ہے

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ”نماز (عشاء) کے بعد بات چیت کرنا درست نہیں مگر دو آدمیوں کے لئے مسافر کے لئے اور نمازی کے لئے۔“

(اس حدیث کو روایت کیا ہے احمد، طیالسی، مروزی، ابو نعیم اور خطیب نے اور ضیاء نے اس حدیث کو مختارہ میں روایت کیا ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور دو لہا کے لئے اور تمام روایات کے راوی اللہ ہیں۔)

رات کے آخری حصے میں سفر کرنا بہتر ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اندھیرے میں سفر کو اختیار کرو، زمین رات کو پیش دی جاتی ہے۔“

اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو داؤد، بیہقی اور حاکم نے اور حاکم نے اسے صحیح کے معیار پر قرار دیا ہے اور ان کی بات درست ہے۔

نوٹ: اندھیرے سے مراد وہ اندھیرا ہے جو صبح صادق سے پہلے ہوتا ہے یعنی جھپٹا۔

رات کے شروع میں سفر کرنا مناسب نہیں حتیٰ کہ

رات کی ابتدائی تاریکی ختم ہو جائے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے پھول اور مویشیوں کو باہر نہ بھیجو جتی کہ رات کی ابتدائی تاریکی ختم ہو جائے کیونکہ شیطان اپنے لشکر مجھتا ہے جب سورج غروب ہو جائے حتیٰ کہ رات کی ابتدائی تاریکی ختم ہو جائے۔“ (مسلم)۔

گھر سے نکلتے وقت دور کعت نماز پڑھنا مستحب ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ :-

”جب تو گھر سے نکلے تو دور کعتیں پڑھ لے، تجھے برے نکلنے سے چالیں گی اور جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو دور کعتیں پڑھ لے وہ تجھے برے داخلے سے چالیں گی۔“

(اس حدیث کو بیرونی روایت کیا ہے اور بیہقی نے بھی شعب الایمان میں روایت کیا اور اس کی سند قابل قبول ہے)

گھر سے نکلتے ہوئے کیا پڑھ

۱۔ سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھاتے اور فرماتے :-

”بِسْمِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنَّ أَضَلَّ أَوْ أَذَلَّ  
أَوْ أَزَلَّ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُنْجِهَلَ عَلَىٰ“

ترجمہ: اللہ کے نام سے اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں بھٹک جاؤں یا راہ بھلا دیا جاؤں یا میں لغزش کھاؤں یا مجھے لغزش میں بٹلا کیا جائے یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں نامناسب رویہ اختیار کروں یا مجھ سے کوئی نامناسب رویہ اختیار کرے۔ (احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، یہ حدیث صحیح ہے)

۲۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے ہوئے یوں کے :-

”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

اللہ کے نام کا دل سے میں نے اللہ پر توکل کیا کوئی بجاو نہیں اور کوئی طاقت ان دونوں گھر کی

توفیق سے، اسے کہا جاتا ہے کہ تو محفوظ ہو گیا اور تیری کفالت کی گئی۔ (بوداہ، تنفسی، بیہقی) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں تجھے یہی دعا کافی ہے، تیری کفالت کی گئی، تجھے ہدایت دی گئی اور تجھے چالیا گیا، پس ایک شیطان دوسرے شیطان سے ملتا ہے اور کہتا ہے تو کیسے ایسے آدمی کو کچھ کہہ سکتا ہے، جس کی کفالت کی گئی، اسے ہدایت دی گئی اور اس کی حفاظت کر لی گئی۔ (ان جہاں، حدیث صحیح ہے)

### جب مسافر گھروالوں سے جدا ہو تو کیا کے

۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سفر کرتا چاہے تو جب وہ ان سے جدا ہو جنہیں وہ یچھے چھوڑ رہا ہے تو یوں کے۔

”أَسْتَوْدِ عُكْمُ اللَّهِ الَّذِي لَا تَضِيقُ وَدَائِعُهُ“

ترجمہ: میں تمیس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی المانیت ضائع نہیں ہو تیں۔ (اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس میں ضعف ہے لیکن نسائی اور انہیں سنی میں اس کی تائید میں روایات موجود ہیں جن کی وجہ سے یہ قوی ہو جاتی ہے)

### جب کسی مسافر کو رخصت کرے تو کیا کے

۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”جب رسول اللہ ﷺ کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہاتھ نہ چھوڑتے حتیٰ کہ وہ آدمی خود ہی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑ دے“ اور فرماتے:۔

”أَسْتَوْدِ اللَّهُ دِينَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ أَخْرَ عَمَلِكَ“

ترجمہ: میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیر ادین اور تیری المانت اور تیرے کام کا اخیر۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

”وَخَوَايِمَ عَمَلِكَ“

یعنی ”تیرے کام کا انجام“

(اس حدیث کو ابو داؤد، ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے جو اکم کہتے ہیں یہ حدیث خاری لور مسلم کے معیار کی ہے اور ان کی یہ بات درست ہے)  
۲۔ سیدنا عبد اللہ بن زیید خطپی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں۔

”رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَ كَسِيَ الْشَّكَرَ كَوْرَ خَصْتَ فَرَمَّاَتِ اُولَئِي الْوَدَاعِ پَكْنَجَتِ تو فَرَمَّاَتِ : -“

”أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَايِمَ أَعْمَالِكُمْ“

ترجمہ: میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا انجام۔

(اس کو ابو داؤد اور ابن حنفی نے مسلم کے معیار کی صحیح سند سے روایت کیا ہے)

نیک لوگوں سے نصیحت کرنے کی درخواست کرنا اور اسے

کیا نصیحت کی جائے

۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی ”اے اللہ کے رسول میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے سفر کا خرچ دے دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ بطور زاد راہ عنایت فرمائے اس نے کہا مجھے مزید کچھ عنایت فرمائیے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے لئے نیکی کو آسان فرمادے جہاں بھی تو ہو۔“  
(اس کو ترمذی نے روایت کیا اور یہ حدیث صحیح ہے)

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی ”اللہ کے رسول میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا: خوف خدا کو لازم پکڑ اور ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کرنا، جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ اس کے لئے (مسافت) کی دوری کو لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان فرم۔“

(اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا کہ حدیث حسن ہے لور حاکم نے مسلم کی شرط پر روایت کیا)  
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقيم کا مسافر سے افضل مقامات پر دعا کی درخواست  
کرنا مستحب ہے اگرچہ مقيم مسافر سے افضل ہو۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عمرہ ادا کرنے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا :  
”بھیا! اپنی دعائیں ہمیں مت بھولنا“ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، ”بھائی! اپنی دعائیں  
ہمیں بھی شریک کر لینا“۔ (ابوداؤد، ترمذی)

**جب سفر کا رادہ کرے تو کیا کے**

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا رادہ کرتے تو فرماتے۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَصُولُ وَبِكَ أَحْوُلُ وَبِكَ أَسْيَرُ“

ترجمہ: اے اللہ میں تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق سے پھرتا ہوں اور تیری  
توفیق سے سفر کرتا ہوں۔

(اسے عبد اللہ بن احمد بوربولنے روایت کیا ہے جمع میں ہے کہ اس حدیث کے روای قبیل اعتماد ہیں)

**جب سواری پر چڑھے تو کیا کے**

ا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

اس نے تمہارے لئے کشتمیں اور (جانور) میانے جن پر تم سواری کرتے ہو تاکہ تم ان  
کی پیٹھوں پر سوار ہو جاؤ پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب تم ان پر سوار ہو جاؤ اور کہو :

»سُبْحَانَ الرَّبِّيْ سَخَرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ«

مُفْرِنِيْنَ وَإِنَا إِلَى رَبِّنَا الْمُنْتَقَلِبُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: وہ پاک ہے جس نے یہ جانور ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے مطع کرنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

۲۔ سیدنا عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

”جب رسول اللہ ﷺ سفر کرتے تھے تو پناہ مانگتے تھے سفر کی مشقت سے اور واپسی میں پریشانی سے اور زیادتی کے بعد کمی سے“۔ (مسلم)

۳۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر کو نکلتے وقت اپنے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر فرماتے پھر کہتے ہیں:-

﴿سَبْحَانَ الَّذِي سَخَرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ

مُقْرِنِينَ وَلَمَّا إِلَى رَتِنَالْمُنْقَلِبِونَ﴾

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلْكُ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرُّ وَالْتَّقُوَىٰ وَمِنَ الْعَمَلِ  
مَا تَرَضَىٰ، اللَّهُمَّ هَوَنَ عَلَيْنَا سَفَرُنَا هَذَا وَاطِّعُونَا بُعْدَهُ  
،اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ  
الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ“

ترجمہ: پاک ہے وہ جس نے ہمارے بس میں کر دی یہ سواری اور نہ تھے ہم اس کو قابو میں لانے والے اور یہاںکہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! ہم طلب کرتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، اور پر ہیز گاری، اور وہ عمل جسے تو پسند کرے، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کم کر دے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور گھروں والوں میں اور پھوٹوں میں خلیفہ ہے، (یعنی ہماری عدم موجودگی میں تو ہی ان

کے کام سنوارنے والا ہے)۔ (مسلم)

۲۔ سیدنا علی بن ریبع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سوار ہونے کے لئے جانور لایا گیا، جب آپ نے رکاب میں پاڑس رکھا تو فرمایا "سمِ اللہ" جب اس کی پیٹھ پر ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے تو فرمایا:-

"الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى

"رَبِّنَا لَمْ نَقْلِبُونَ"

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارے بس میں کر دیا اس کو اور ہم نہ تھے اس کو قابو میں لانے والے اور بیٹھ کر اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور پھر تین بار الْحَمْدُ لِلّٰهِ کما اور تین بار اللہ اکبر کما پھر فرمایا:-

"سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

"إِلَّا أَنْتَ"

ترجمہ: پاک ہے تو، میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے مجھے معاف کر دے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں خشتا۔

پھر وہ بنس پڑے میں نے کہا "اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنسئے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا ہے اور پھر آپ بنس پڑے میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول آپ کیوں ہنسئے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے مجھے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حدیث صحیح ہے)

کشتنی یا بحر کی جہاز پر سوار ہوتے وقت کیا کئے

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿بِسْمِ اللَّهِ مَعْجُرْ هَا وَ مُرْ سَا هَا إِنِّي رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

ترجمہ : ”کما (نوح نے) اس میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور کنا، بے شک میر ارب پٹنے والا حم کرنے والے ہے“

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخْرَكُنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾

ترجمہ : پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے مطیع کرنے والے نہ تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

جب سفر سے واپس لوٹے تو کیا کئے

جب سفر سے واپس آجائے تو وہ دعائیں پڑھے جو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث میں مذکور ہیں۔ مزید یہ دعائیں بھی پڑھے۔

”آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ“

ترجمہ : ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ (سلم)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حج یا عمرہ سے واپس آتے توجب بھی کسی گھائی یا شیلہ پر پچختے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَصَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَخْزَابِ وَحْدَهُ“

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوائے اکیلے اللہ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا ملک ہے، اس کی تعلیفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے بجدہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔ (متقن علیہ)

جب گھائیوں وغیرہ پر چڑھے یا وادی وغیرہ میں اترے تو کیا کے اور آواز بہت زیادہ بلند نہ کرے۔

۱۔ سابقہ باب میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے۔

۲۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم جب اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب پیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (خاری)

۳۔ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب کسی وادی میں اوپر چڑھتے تو تکبیر و تحلیل پڑھتے اور ہماری آوازیں بلند ہوتیں سیدنا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! اپنے آپ پر نرمی کرو تم کسی بھرے یا غائب کو نہیں پکار رہے، اللہ تعالیٰ تو تمہارے ساتھ ہے وہ سنتے والا اور قریب ہے۔ (متقن علیہ)

سفر میں بخشش رت دعا کرنا مستحب ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تین دعائیں مقبول ہیں ان میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد کی دعا اولاد کے حق میں۔“ (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، محدثین حسن ہے)۔

## راستے میں اللہ کا ذکر کرنا مستحب ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

”جو بھی کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا، اسے قیامت کو حسرت ہو گی اور جو شخص بھی کسی راہ پر چلا اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا اسے قیامت کو حسرت ہو گی۔“ (احمد، ابن سنی، حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)

## سفر کے لئے ہمسفروں کی تلاش مستحب ہے

۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ”اگر لوگ تمہائی کے متعلق وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سواررات کو اکیلانہ چلتا۔“ (خاری)

ان ہی سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے تمہائی سے منع فرمایا یعنی انسان اکیلانہ رات گزارے یا اکیلا سفر کرے۔“ (احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

۲۔ سیدنا عمر و بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک سوار شیطان ہے، دوسوار دو شیطان ہیں، اور تین افراد قافلہ ہے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، سب کی سند صحیح ہے)

۳۔ سیدنا قتاودہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناپسند تھی، کہ کوئی شخص اکیلا سفر کرے، آپ فرماتے تھے اگر وہ مر جائے تو اس کے متعلق میں کسے پوچھوں گا، کیونکہ اکیلا سفر کرنے والا اگر فوت ہو جائے تو اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہو گا جو اسے غسل دے اور دفن کرے اور جسے وہ اپنے مال اور گھر والوں کے متعلق وصیت کر سکے یا جو اس کی خبر ان تک پہنچائے۔ (عبد الرزاق، وغيرہ)

## سفر میں بہترین ساتھی

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بہترین ساتھی چار ہیں.....“ (ابوداؤد، سنہ حسن ہے)

ہم سفروں کو ایک امیر بنا لیتا چاہئے اور سب اس کی بات مانیں

سیدنا ابو سعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو امیر بنا لیں۔ (ابوداؤد، سنہ حسن ہے)

امیر اس کو بنا ناچاہئے جو زیادہ قرآن جانتا ہو

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک (فوچی) دستہ روادہ فرمایا جو چند آدمیوں پر مشتمل تھا آپ نے فرمایا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ اور ان سے پڑھو اکرنا حتیٰ کہ آپ ﷺ ان میں سے ایسے آدمی کے پاس پہنچے، جو ان میں سے سب سے کم عمر افراد میں سے تھا (یعنی قرآن سنتے سنتے اس کی باری آگئی) آپ ﷺ نے فرمایا ”اے فلاں! تمہیں کیا کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے اور سورہ بقرۃ البھی“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جاوہم ان کے امیر ہو۔“

(حاکم نے خاری، مسلم کی سند سے روایت کیا)

امیر کا لشکر کے پچھلے حصے میں رہنا مستحب ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چلتے وقت پیچھے رہتے تھے، آپ کمزور کی خبر گیری کرتے تھے، اسے سواری پر ساتھ بٹھائیتے اور اسے دعا دیتے۔ (ابوداؤد سنہ حسن ہے)

## سافر کی خدمت کرنا مستحب ہے اگرچہ خدمت کرنے والے کی عمر زیادہ ہی ہو

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا آپؐ میری خدمت کرتے تھے میں عرض کرتا، ایسے نہ کیجئے، آپؐ فرماتے میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا اچھا سلوک کرتے دیکھا، میں نے قسم لکھا کہ جب بھی کسی انصاری کا ساتھ میر ہو گا، میں ضرور اس کی خدمت کروں گا، راوی کہتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی عنہ عمر میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔  
(خاری، مسلم)

## سفر میں ساتھی کی خدمت کرنا مستحب ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں تھے، اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر آپنچاہہ دائیں باائیں نظریں گھمانے لگا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اسے دے دے، جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ جس کے پاس زائد متاعسفر ہو وہ اسے دے دے جس کے پاس نہیں ہے" آنحضرت ﷺ نے مختلف قسم کے مال کا ذکر کیا حتیٰ کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم میں سے کسی کا ضرورت سے زائد چیز میں کوئی حق نہیں ہے۔ (مسلم)

سیدنا چابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ کا راہد فرمایا، آپ نے فرمایا: اے مهاجرین و انصار کی جماعت تمہارے کچھ بھائی ایسے بھی ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ کوئی رشتہ دار، تو تم میں سے ہر ایک آدمی اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لے تو ہم میں سے جس کے پاس جو بھی سواری تھی وہ اسے باری باری اٹھاتی تھی۔ مطلب

یہ ہے کہ آدمی یوں کہتا تھا میں نے اپنے ساتھ دو آدمی ملائے ہیں یا تین ملائے ہیں۔ میں اپنے اونٹ پر اسی طرح باری کے ساتھ سواری کروں گا، جس طرح ان میں سے ہر ایک اپنی باری پر سواری کرے گا۔ (ابوداؤد، حدیث صحیح ہے)

سفر میں کمزور خواتین کا خیال رکھنا اور ان سے نرمی کا سلوک کرنا  
سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ اپنی بعض خواتین کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) سیدنا ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا ”تیرا بھلا ہو انجھے آنگیوں کو آہستہ لے چلو“۔ (خاری)

### ﴿وضاحت﴾

سیدنا انجشہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، وہ حدی خوانی کرتے ہوئے اونٹوں کو چلا رہے تھے جن پر خواتین سوار تھیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ حدی وغیرہ آہستہ پڑھیں، کیونکہ اس سے اونٹ تیز رفتار سے چلنے لگتے ہیں اور ان کے تیز چلنے سے عورتوں کے گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔ اور جب وہ آہستہ چلیں گے تو عورتوں کے گرنے کا خطرہ نہیں رہے گا، سیدنا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی کیونکہ وہ جلد ٹوٹ جاتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر کے دوران عورتوں کے آرام کا خیال رکھنا چاہئے اور ان سے نرمی کا سلوک کرنا چاہئے۔

### کسی منزل پر اترے تو کیا کئے

سیدنا خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے تھا ”جو کسی منزل پر اترے اور کہے :-“

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“.

(میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی) اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی حتیٰ کہ وہ اس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

رات کو آرام کرتے وقت ایک دوسرے سے قریب رہنا بہتر ہے  
سیدنا ابو ثعلبہ خشنونی سے روایت ہے انہوں نے کہا ”لوگ جب کسی منزل پر اترتے تو گھائیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے آپ ﷺ نے فرمایا“ یہ شیطان کی طرف سے ہے ”اس کے بعد جب بھی وہ کسی منزل پر اترتے تو ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے۔  
(ابوداؤد، محدث حسن ہے)

### رات کو آرام کرنے کیلئے کیسے لیٹا جائے

سیدنا ابو ققادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے اور رات کو آرام فرماتے تو انہیں پہلو پر لیٹ جاتے اور اگر صح سے کچھ پسلے آرام فرماتے تو اپنیباڑو کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر مبارک رکھ لیتے۔ (مسلم)

### ﴿نُوٹ﴾

بازور کھڑا کر کے اس لئے آرام فرماتے تھے کہ اس طرح گھری نیند نہیں آتی اور صح کی نماز فوت نہیں ہوتی یا نماز کا اول وقت فوت نہیں ہوتا۔

### جس بستی میں جانا ہو جب وہ نظر آئے تو کیا کہے

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی بستی کو دیکھتے جس میں آپ ﷺ تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہوتے تو اسے دیکھتے وقت فرماتے :-

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَلْنَّ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ

السَّيْعُ وَمَا أَقْلَلَنَّ وَرَبَّ الشَّيَاطِينَ وَمَا أَضْلَلَنَّ وَرَبَّ الرِّياحِ  
وَمَا ذَرَنَّ نَسْتَلِكَ خَيْرٌ هَذِهِ الْقَرَيْبَةُ وَخَيْرٌ أَهْلِهَا وَخَيْرٌ مَا  
فِيهَا وَعَوْدٌ مِنْ شَرِّهَا وَشَرٌّ أَهْلِهَا وَشَرٌّ مَا فِيهَا۔

ترجمہ : اے اللہ ! اے سات آسمانوں کے رب ! اور جن چیزوں کو انہوں نے سایہ کر کھا ہے  
ان کے رب اور ساتوں زمینوں کے رب ! اور جو کچھ انہوں نے اٹھار کھا ہے اور شیاطین کے  
رب اور جن کو انہوں نے گراہ کیا، اور ہواں کے رب ! اور جو کچھ انہوں نے بھیرا، ہم تجھ  
سے اس بستی کی اور اس کے رہنے والوں کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی برائی سے  
تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (نسائی، عمل الیوم والیلة، حاکم، حدیث حسن ہے)

کسی منزل کو چھوڑتے وقت دور کعت پڑھنا مستحب ہے  
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی منزل پر  
اترتے تو وہاں سے کوچ کرتے وقت دور کعت نفل ادا کرتے۔  
(حاکم نے خاری کے معیار کی سند سے روایت کیا)

دورانِ سفر جب کوئی بستی نظر آئے تو کیا پڑھے  
سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے  
تھے جب آپ کسی بستی کو دیکھتے جس میں آپ داخل ہونا چاہتے تو کہتے :-  
اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (ثلاثہ مرات) اللَّهُمَّ أَرْزُقْنَا جَنَاحَهَا وَحَبَّبَنَا  
إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبَ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا۔

ترجمہ : اے اللہ ! ہمیں اس میں برکت دے (تین بار) اے اللہ ! ہمیں اس کی خیر عطا فرما،  
یہاں کے رہنے والوں کے دل میں ہماری محبت پیدا فرما دے اور ہمارے دل میں اس کے  
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نیک باشندوں کی محبت پیدا فرمادے۔ (طبرانی اوسط سنہ قابل قبول ہے)

### جب رات شروع ہو تو مسافر کیا کئے

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات آجائی تو فرماتے :-

”يَا أَرْضُ رَبِّيِّ وَ رَبِّكَ اللَّهُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّمَا  
فِيْكِ وَ شَرِّمَا خُلْقَفِيْكِ وَ شَرِّمَا مَادَبَ عَلَيْكِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ  
شَرِّ كُلِّ أَسْدِ وَ أَسْوَدَ وَ حَيَّةٍ وَ عَقْرَبٍ وَ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلْدِ  
وَ مِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَ مَوْلَدَةٍ“

ترجمہ : اے زمین ! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، جو کچھ تیرے اندر ہے اس کے شر سے، جو کچھ تجھ میں پیدا کیا گیا اس کے شر سے اور جو کچھ تجھ پر رینگتا ہے اس کے شر سے اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیرے اور کالے ناگ سے اور سانپ اور مچھو سے اور شر میں رہنے والوں سے اور جننے والے سے اور اس سے جو کچھ اس نے جنا۔ (ابوداؤ، حاکم، سنہ صحیح ہے)

### جب فجر طلوع ہو تو مسافر کیا کئے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور آپ ﷺ کے سامنے فجر طلوع ہوتی تو آپ فرماتے :-

”سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ حُسْنِ بَدَائِهِ عَلَيْنَا رَبِّنَا صَاحِبِنَا  
وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“

ترجمہ : سن لی سننے والے نے اللہ کی تعریف لوراں کی نعمت لوراں کے ہم پر اچھے احسانات (کاذک) اے اللہ ہمارا ساتھی بن جا (یعنی تیری رحمت و نصرت ہمے ساتھ رہے) اور ہم پر فضل کر! (مسلم بہوداہو)۔ حاکم نے مسلم کے معیار کی سند سے یہ لفظ مزید روایت کئے ہیں آپ تمیں دفعہ بلند آواز سے یہ کلمات فرماتے تھے اور بلند آواز سے یہ کلمات فرماتے :-

”جنم سے اللہ کی پناہ“

### مسافر صبح کی نماز کے بعد کیا کئے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”سفر کے دوران تو اپنی آواز بلند فرماتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ساتھی سن لیں اور کہتے :

”اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أُمْرِي وَ  
أَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَ أَصْلِحْ لِي أَخْرِيَ  
الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي  
فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍ“

ترجمہ : اے اللہ! میرے لئے میرے دین کو درست فرمادے جسے تو نے میرے معاملات کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے اور میرے لئے میری دنیا درست فرمادے جس میں تو نے میری روزی رکھی ہے۔ (مسلم)

جب مسافرا پنی ضرورت پوری کر لے تو اس کے لئے جلدی گھر لوٹنا بہتر ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سفر عذاب کا ایک نکلا ہے جو آدمی کو کھانے، پینے، سونے سے روک دیتا ہے پس تم میں سے کوئی شخص جب محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سفر سے اپنی ضرورت پوری کر لے تو جلدی گھروالوں کے پاس چلا جائے۔ (خاری، مسلم)  
 ۲۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنا حج ادا کر لے تو جلدی گھروالوں کے پاس چلا جائے یہ اس کے لئے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ (حاکم، بیہقی، حدیث حسن ہے)

### جب اپنا شر نظر آئے تو داخل ہونے تک کیا کئے

۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا روایت کی ہے :

”اے اللہ! میں اس شر میں سکون اور اچھار زندگی عطا فرمًا۔“ (ابن ماجہ، حدیث حسن ہے)

۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر سے) آئے جب ہم مدینہ کے باہر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

”ہم اپس آنے والے ہیں تو بہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں آپ ﷺ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینہ میں پہنچ گئے۔“ (مسلم)

### اپنا شردیکھ کر فقار تیز کرنا مستحب ہے

۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواریں دیکھتے تو اوپنی کو تیز چلاتے اگر کوئی اور جانور ہوتا تو اس کو بھی بھگاتے، مدینہ کی محبت کی وجہ سے۔ (خاری)

آنے والے کو پہلے مسجد میں آ کر دور کعت نماز ادا کرنا چاہئے پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے بیٹھے۔

۱۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جا کر دور کعتیں پڑھتے پھر وہیں بیٹھ جاتے، یعنی لوگوں سے ملاقات کے لئے۔ (خاری مسلم)

۲۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ مسجد میں تشریف فرماتھے، مسفعٰ کہتے ہیں میرا خیال ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: کہ صحنی کے وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو، حضور علیہ السلام کے ذمہ میرا کچھ قرض تھا، آپ نے وہ ادا فرمایا اور مجھے (میرے حق سے) زیادہ عنایت فرمایا۔

مسافر کو اپنے گھر دن کے وقت آنا چاہئے مگر یہ کہ کوئی عذر ہوا اور اپنی آمد کی پیشگی اطلاع دینی چاہئے

۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم سے کوئی شخص جب گھر سے طویل عرصہ دور رہے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کونہ پہنچ۔ (خاری مسلم)

۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہیں آتے تھے۔ آپ صحیح یا سہ پر کو ان کے پاس تشریف لاتے تھے۔ (خاری مسلم)

۳۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے دن ہی میں چاشت کے وقت آیا کرتے تھے۔ (خاری مسلم)

۴۔ جانب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس آئے تو فرمایا عورتوں کے پاس (بلا اطلاع) نہ جانا آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی بھیجا جو (شر میں جا کر) لوگوں کو اطلاع دے کہ وہ آرہے ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے فتح البدری)

### گھر میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کئے۔ اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا ہے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو سلام کہ، تجھ پر بھی برکت ہو گی اور تیرے گھر والوں پر بھی۔ (ترمذی)

۲۔ سیدنا ابوالماک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کمار رسول اللہ ﷺ فرمایا: نے جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ کے :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَىجَ وَخَيْرَ الْمَخْرَجَ  
بِسْمِ اللَّهِ وَلَحْنًا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

”اے اللہ! تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے نکلے اور اپنے پور دگار اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا“ پھر گھر والوں کو سلام کئے۔ (ابو الداؤد، سنہ حسن ہے)

سفر سے واپس آکر گھر والوں کو دیکھئے تو کیا کے

سیدنا عبد الدین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور اپنے گھر والوں کو دیکھتے تو فرماتے :-

أَوْبَا أَوْبَا لِرَبِّنَا تَوَبَّنَا لَا يَغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبَانَا

ترجمہ : ہم واپس آتے ہیں اپنے رب کے آگے توبہ کرتے ہیں جس سے کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ (حاکم، حدیث صحیح ہے)

جب گھر میں داخل ہو تو دور کعتیں پڑھے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں ”جب تو اپنے گھر سے نکلے تو دور کعتیں پڑھ لے تجھے مرے نکلنے سے محفوظار کھیں گی اور جب تو اپنے گھر میں

داخل ہو تو دور کمیں پڑھ لے تجھے برے دخول سے بچا لیں گی۔ (بخاری، بیہقی، سنده سنہ)

### جب سفر سے واپس گھر پہنچ تو کیا کہ

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ”تم میں سے کسی کو کیا رکاوٹ ہے کہ جب اسے اپنے متعلق دعا قبول ہوتی معلوم ہو، وہ اسکی مرض سے شفایا ب ہو یا سفر سے گھر آئے تو کہے :-

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِعِزَّتِهِ وَجَلَالِهِ تَتِمُّ الْضَّالِّحَاتُ۔

ترجمہ : ”تعریف ہے اس اللہ کی جس کی عزت و جلالت سے نیک کام مکمل ہوتے ہیں“  
(حاکم)

### سفر سے آکر کھانے کی دعوت کرنا

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کی، ایک روایت میں ہے جب آپ ﷺ مرار پہنچے تو ایک گائے کے متعلق حکم دیا اور ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ (خاری)

نوٹ : (مرا مردینہ میں ایک جگہ کا نام ہے)

جب آدمی سفر سے واپس آئے تورات کے ابتدائی حصہ میں گھر جانا چاہئے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ ”سفر سے آکر آدمی کا اپنے گھروالوں کے پاس جانے کا بھرین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے“  
(ابوداؤد، حدیث صحیح)

## مسافر کا استقبال کرنا مستحب ہے

سیدنا سائب بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا، میں بھی پھوٹ کے ساتھ شیعہ الوداع کے مقام پر رسول اللہ ﷺ سے ملا۔ (خاری، ابو داؤد)

## حاجی کا استقبال کرتے ہوئے اسے کیا کہا جائے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "اے اللہ! حاجی کو ٹھنڈے اور جس شخص کے لئے حاجی دعا کرے اسے بھی ٹھنڈے۔" (بیہقی، حاکم، سنہ مسلم کے معیار کی ہے)

## کسی چیز کا ڈر ہو تو کیا دعا مانگے

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا : رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو فرماتے :-

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحْوَرِهِمْ وَ نَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شُرُورِهِمْ

"اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابل کرتے ہیں اور ان کی شرارتیوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں" (ابوداؤد، نسائی، حدیث صحیح ہے)

## سفر میں حدی رجز اور شعر پڑھنا مستحب ہے

سیدنا ابو سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیر کی طرف روانہ ہوئے، ہم رات کو بھی سفر کرتے رہے، ایک آدمی نے عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا : آپ ہمیں کچھ اپنا کلام نہیں سنائیں گے؟ سیدنا عامر رضی م Hammond سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ عز شاعر تھے وہ لوگوں کو یہ شعر سنانے لگے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے :-  
 اے اللہ! اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاسکتے، نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز  
 پڑھتے، ہم تجھ پر قربان، ہماری لغزشیں معاف فرمادے اور ہم پر سکینت نازل فرماء، ہمیں  
 جب جنگ کے لئے پکارا گیا، ہم آگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ جو (اپنے اونٹ  
 کو) ہٹک رہا ہے۔ لوگوں نے کہا امر من اکوع ”ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر رحمت نازل  
 کرے..... ان۔ (خاری مسلم)

جب کسی شر میں وباء پھوٹ پڑے تو اس شر میں جانیا اس سے نکلنا منع ہے  
 ۱۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ  
 حضور ﷺ نے فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون (کی خبر) سن تو اس علاقے میں داخل  
 نہ ہو اور جب کسی علاقے میں (طاعون) پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت  
 نکلو۔ (تفقیہ علیہ)

۲۔ سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ  
 ارشاد سنा ”جب تمہیں کسی علاقے میں طاعون کی خبر ملے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر وہ ایسے علاقے  
 میں پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو اس سے بھاگنے کے لئے وہاں سے مت نکلو۔“ (خاری، مسلم)

دشمنوں (کفار) کے علاقے میں قرآن مجید لیکر سفر کرنا منع ہے  
 سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے  
 علاقے میں قرآن لیکر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (خاری مسلم)

سفر میں کون کون سی چیز کو ساتھ رکھنا برائی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا  
 محکم دلائل سے مزین متتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرشته اس قافلے کے ہم سفر نہیں ہوتے جس میں کتایا گئی ہو۔ (مسلم، ترمذی، ابو داؤد)  
ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہے اور فرشته اس قافلے کے ہم سفر نہیں ہوتے جس میں  
چیتے کی کھال ہو۔ (ابوداؤد)

جب سفر کا رادہ ہو تو بیویوں کے درمیان قرعہ ڈال لینا چاہئے  
سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب سفر کا رادہ فرماتے تو اپنی ازواج  
مطرات رضی اللہ عنہم کے درمیان قرعہ ڈالتے پھر جس کے نام کا قرعہ نکل آتا سے سفر میں  
ساتھ لے جاتے۔ (خاری، مسلم)

نوٹ: جب الودع کے موقع پر حضور ﷺ اپنی تمام ازواج مطرات رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے گئے تھے۔

جب سواری کو ٹھوکر لگے یا گاڑی سلیپ ہو جائے تو کیا کے  
سیدنا ابوالحنفی اپنے والد اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں  
نے کہا میں سواری پر رسول اللہ ﷺ کے پیچے سوار تھا، آپ ﷺ کے اوٹ کو ٹھوکر لگ  
گئی، میں نے کہا ”شیطان کا برا ہو“ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کوشیشیان کا برا ہو، وہ  
یہ بات سن کر خوشی سے پھول جاتا ہے حتیٰ کہ ایک مکان جتنا بڑا ہو جاتا ہے اور کھاتا ہے  
میں نے اسے اپنی قوت سے مخاڑا ہے۔ تم نبسم اللہ کما کرو، اس سے دہ ذلیل ہو کر چھوٹا سا  
ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ مکھی جتنا ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، احمد، حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)



## نکاح و حضو کے مسائل

### تیم اور اس کی مدت

اگر مسافر کو پانی نہ ملے تو وہ پاک مٹی پر ایک ہی دفعہ ہاتھ مار کر چہرے اور ہتھیلوں پر تیم کر لے، اگرچہ اسے زندگی بھر پانی نہ ملے اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں:-

- ۱۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پاک مٹی مسلم کے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے اگرچہ اسے دس سال پانی نہ ملے پھر جب اسے پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم پر لگائے (یعنی پانی سے وضو اور غسل کرے) یہ بہتر ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ، حدیث صحیح ہے)

- ۲۔ سیدنا عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے "مٹی اختیار کروہ تجھے کافی ہے"۔ (خاری، مسلم)

- ۳۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تجھے اتنا ہی کافی تھا کہ تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ اس طرح کرتا" پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک بار زمین پر مارا پھر یہیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیرا اور دونوں ہتھیلوں پر باہر سے اور چہرے پر مسح کر لیا۔ (خاری، مسلم)

### جرالیوں اور موزوں پر مسح اور مسافر کے لئے اس کی مدت

اللہ تعالیٰ اپنے ہندوں پر بہت شفقت کرنے والا ہے، اس لئے مسافر کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رخصت کو قبول کرتے ہوئے اپنے موزوں اور جرالیوں پر تین دن رات تک مسح کرتا ہے جب کہ اس نے انہیں وضو کر کے پہنچا ہو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پیش کیا ہے وضو کیا اور موزوں پر محکم دلائل سے مزین متوج و منفرد موضوعات پر مستعمل مفتاح ان لائق مکتبہ

36

مسح کیا عرض کی گئی ”سیدنا آپ اس طرح کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا : ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا لہرا حیثیم کرتے ہیں : تابعین اس حدیث سے بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ سیدنا جو ریاضتی اللہ عنہ سورۃ ماکہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے۔ (خاری مسلم)

**(نوت)** : سورۃ ماکہ میں وضو کے دوران پاؤں دھونے کا حکم ہے، بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اس آیت کے نزول ہونے سے موزوں وغیرہ پر مسح کرنے کی اجازت ختم ہو گئی۔ سیدنا جو ریاضتی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھنے سے یہ ثابت ہو گیا اس آیت میں پاؤں دھونے کے حکم سے موزوں وغیرہ پر مسح کرنے کا حکم منسوخ نہیں ہوا۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جو توں پر مسح کیا۔

(اس حدیث کو احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ نے روایت کیا اور اس کی سند میں سب خاری کے راوی ہیں، تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے امام البانی کی ”ارواء الغلیل“ ج ۱، ص ۱۳۸)

سیدنا شریعت میں ہانیؑ کرتے ہیں میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔ (مسلم وغیرہ)

ڦڻڻ ڙڻڻ ڙڻڻ ڙڻڻ

## نماز کے مسائل

سفر میں اذان اور اقامت کہہ کر باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے  
مسافر اکیلا بھی ہو تو بھی اس کے لئے اذان اور اقامت کہنا مستحب ہے اگر دو یا زیادہ ہوں  
پھر توبہ رجہ اولیٰ مستحب ہو گا۔

۱۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیر ارب  
بکریوں کے اس چروائی پر خوش ہوتا ہے، جو پہاڑ کی چٹان کے سرے پر ہوتا ہے نماز کے  
لئے اذان دے کر نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کو دیکھو وہ اذان دیتا  
ہے اور نماز قائم کرتا ہے، وہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو خوش دیا اور اسے جنت  
میں داخل کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی، وغیرہ یہ حدیث صحیح ہے)

۲۔ سیدنا مالک بن حويرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ”میں اور میرا ایک  
پچاڑا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: جب  
تم سفر کرو تو اذان اور اقامت کہا کرو، اور جو تم میں بڑا ہے وہ امام بنے۔  
(ترمذی، نسائی، خاری شریف کی ایک روایت میں یوں ہے ”جب تم تکلو تو اذان کو...“)

سفر میں بھی فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھنی چاہئے  
سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ خیبر کے دن جناب رسول اللہ ﷺ نے فجر  
کی نماز اندھیرے میں ادا کی۔ (خاری، نسائی)

جب گرمی شدید ہو تو سفر میں ظهر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنی چاہئے  
سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ہم ایک سفر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے  
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھ تھے، موزن نے اذان کرنے کا رادہ کیا حضور ﷺ نے فرمایا: کچھ محنڈا ہونے دو (کچھ دیر بعد) اس نے پھر اذان کرنے کا رادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "محنڈا ہونے دو" حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برادر ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گرمی کی شدت جنم کی بھاپ سے ہے۔ (خاری، مسلم)

جب لوگوں کو ملنے جائے تو انکے لام کی اجازت کے بغیر انہیں نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کسی شخص کو لامت کرانے والے

۱۔ سیدنا مالک بن حويرث رضي اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنائے، جب تم میں سے کوئی شخص کچھ لوگوں کو ملنے جائے تو ان کو نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔" (ابوداؤد، ترمذی، حدیث صحیح ہے)  
۲۔ سیدنا ابو مسعود رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص دوسرے شخص کے سرداری کے حلقہ میں اس کا امام نہ بننے اور نہ اس کے گھر میں بلا اجازت اس کی عزت کی جگہ پر بیٹھے۔

(اس کو مسلم، ترمذی ابو داؤد، نسائی، انن ماجہ نے روایت کیا ہے ان ماجہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں "نہ کسی کے گھر میں اس کا امام نہ بننے اس کے سرداری کے علاقے میں")

**مقیم مسافر کے پیچھے اور مسافر مقیم کے پیچھے نماز ادا کر سکتا ہے**

۱۔ سیدنا عمران بن حصین رضي اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، فتح مکہ کے موقع پر بھی میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ کہ میں اٹھا رہا تھا اس دوران آپ انہیں صرف دور کتعین پڑھاتے تھے اور فرماتے تھے شر والو! چار رکعتیں پڑھ لو، ہم مسافر ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، حدیث صحیح ہے)

۲۔ موسی بن مسلمؑ کہتے ہیں، ہم کہ میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما کے ساتھ تھے محکم دلائل سے ہر یعنی متنوع و منفرد موضوعات پر معمتم مفت آن لائن مکتبہ

میں نے کہا: جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو چار پڑھتے ہیں جب گھر جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ابوالقاسم (علیہ السلام) کا طریقہ ہے۔  
(منhadī، حدیث صحیح ہے)

۳۔ ابو جلز کرنے ہیں: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی، اگر مسافر لوگوں کے ساتھ یعنی مقیم لوگوں کے ساتھ نماز کی دور رکعتیں پائے تو کیا اسے دو، ہی کافی ہیں یا انہیں جیسی نماز پڑھے (یعنی چار پوری کرے؟) ابو جلز کرنے ہیں سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہنس دیئے اور فرمایا: انہی جیسی نماز پڑھے۔ (بیہقی، مند صحیح ہے)

نوت: مسافر جب مقیم کی اقداء میں نماز پڑھے گا تو تکملہ ہی پڑھے گا بھلہ وہ دور رکعتوں کے بعد ہی شامل ہوا ہو۔ جیسا کہ بھلہ دور رکعتوں سے ملت ہوتا ہے۔

### سفر کے دوران نماز میں قرأت ہلکی پڑھے

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اس کی ایک رکعت میں سورۃ والشیں والزیتون پڑھی۔ (ابوداؤ)

### سفر میں نماز قصر پڑھنا بہتر ہے

اللہ تعالیٰ کا الرشاد ہے :-

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَا يَسِّرْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَفْصُرُوا مِنْ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتَنَكُمُ الظَّنِينَ كَفَرُوا﴾

ترجمہ: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے۔ (سورہ فتح، آیت ۱۰۰)

۱۔ یعلیٰ عن امییہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے) اب تو لوگ امن میں آگئے ہیں تو کیا اب بھی قصر کا حکم باقی ہے ؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : مجھے بھی اسی پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں تعجب ہوا ہے : تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا : ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے پس تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرلو۔

(مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ کے ساتھ رہا ہوں، آپ دور کعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، یعنی سفر میں اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی وفات تک رہا ہوں وہ بھی دور کعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اسی طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی۔ (تفقیل علیہ)

### سفر میں مغرب کی تین ہی رکعتیں پڑھنی چاہیں

۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب حضور ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو موخر کر دیتے، پھر اس کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے۔ (خاری)

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کے دوران اور مکہ میں ٹھہر نے کے دوران بھی واپس پہنچ جانے تک (یعنی واپسی سفر میں بھی) دور رکعتیں پڑھیں سوائے مغرب کے۔ (بیہقی، طیالی)

۳۔ سیدنا شاہد بن شراحیلؓ کہتے ہیں : میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی مسافر کی نماز کتنا ہے ؟ انہوں نے فرمایا : دو دو رکعتیں سوائے محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل ہفت آن لائن مکتبہ

مغرب کی نماز کے وہ تین رکعت ہے۔ (مند احمد، سند حسن ہے)

### کتنے فاصلے پر قصر کرنی چاہئے؟

قصر کا کم از کم فاصلہ نو میل ہے، جیسے کہ صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہے، وہ حدیث یہ ہے امام شعبہ سیدنا مجی میں یزید ہنائی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں : میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کے متعلق سوال کیا : تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا : جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرغ کے سفر پر نکلتے تو دور رکعتیں پڑھتے۔

اس روایت میں شعبہ کو یہ شک ہے کہ ان کے استاد نے تین میل فرمایا تھا یا تین فرغ (مسلم) ہم نے تین فرغ یعنی نو میل کا قول اختیار کیا ہے کیونکہ یہ یقینی چیز ہے۔

کسی شر میں کتنی دیر ٹھہر نے کی نیت ہو تو قصر ادا کر سکتا ہے

جب کسی شر میں چار دن یا اس سے کم ٹھہر نے کارادہ ہو تو نماز قصر ادا کرے گا، رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا، جب آنحضرت ﷺ مکہ مکہ میں تشریف لائے تو چار دن ٹھہرے اور نماز قصر ادا فرماتے رہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا : رسول اللہ ﷺ چار ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکہ میں تشریف لائے آپ ﷺ نے وہاں چار، پانچ، چھ اور سات تاریخ تک قیام فرمایا : آپ ﷺ نے آٹھ ذوالحجہ کی فجر کی نماز مقام الطیح پر ادا فرمائی، آپ ﷺ ان ایام میں قصر کرتے تھے، حالانکہ آپ نے ٹھہر نے کارادہ کیا ہوا تھا۔

نوٹ : اس مسئلہ پر دوسرے اقوال کے جودا مل پیش کئے جاتے ہیں ان میں سے کچھ تباہکل بے اصل ہیں، کچھ ضعیف ہیں جنہیں دلیل نہیں بنا یا جا سکتا، کچھ آثار ہیں جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں، لہذا ان میں بھی دلیل بننے کی صلاحیت نہیں، خاص طور پر جب کہ رسول اللہ ﷺ کا عمل ہمارے سامنے موجود ہے، کچھ صحیح حکم شیل ہیں لیکن القواعِم یہ معقلہ خارج ہے غیر معمول ہے

جب ٹھہر نے کی نیت نہ ہو تو کب تک قصر کر سکتا ہے  
جب مسافر کا ارادہ ٹھہر نے کا نہ ہو بلکہ وہ متعدد ہو کہ آج جاؤں گا، کل جاؤں گا تو وہ قصر  
ہی کرتا رہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے جیسے کہ مندرجہ ذیل  
احادیث سے واضح ہوتا ہے۔

۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : رسول اللہ ﷺ تبوک میں یہیں دن رہے اور نماز  
قصر ادا کرتے رہے۔ (ابوداؤد، وغيرہ حدیث صحیح ہے)

۲۔ سیدنا عمر بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد  
کیا۔ فتح مدینہ کے موقع پر بھی میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا، آپ مکہ میں اٹھا رہ راتیں ٹھہرے اور  
صرف دو دور کعیتیں ادا کرتے رہے، آپ ﷺ فرمادیا کرتے تھے : شر والوں اچار رکعتیں پڑھ لو ہم  
تو مسافر ہیں۔ (ابوداؤد، حدیث صحیح ہے)

(اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اقامت کی نیت نہیں کی تھی)

۳۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا، تو  
آپ نے وہاں انیس دن قیام فرمایا اور دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ (خاری وغیرہ)

۴۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا : ہم آذربیجان میں جہاد کے لئے گئے، ہم پروہاں  
چھ ماہ برف باری ہوتی رہی (یعنی برف باری کی وجہ سے ہمیں وہاں رکنا پڑا) (ہم وہاں) دو  
رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (بیہقی، اس کی سند صحیح ہے)

۵۔ سیدنا شمامہ بن شرائیل فرماتے ہیں : میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت  
میں حاضر ہوا میں نے کہا مسافر کی نماز کس طرح ہوتی ہے؟ فرمایا دو دور کعیتیں سوائے نماز  
مغرب کے، جس کی تین رکعتیں ہیں ”میں نے کہا یہ فرمائیے کہ اگر ہم ذوالمحاجہ میں ہوں تو؟  
انہوں نے فرمایا : ”ذوالمحاجہ کیا ہے؟ میں نے کہا وہ ایک جگہ ہے جہاں ہم جمع ہوتے ہیں اور

خرید و فروخت کرتے ہیں، وہاں ہم پندرہ یوں دن تک ٹھہرے رہتے ہیں آپ نے فرمایا: امرے بھائی! میں آذربیجان میں رہا..... راوی کوشک ہے کہ آپ نے چار ماہ فرمایا یادو ماہ فرمایا..... میں نے صحابہ کو دو دور کعینیں ہی پڑھتے دیکھا اور میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ دور کعین پڑھتے تھے، ”پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی (بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے) (احمد، سند حسن ہے)

### کہاں سے نماز قصر ادا کرنا شروع کرے

جو شخص سفر کی نیت رکھتا ہے اسے اس وقت تک قصر کرنا جائز نہیں جب تک اپنے شہر کی آبادی سے نہ نکل جائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ بھی مدینہ شریف سے نکل کر ہی قصر شروع فرماتے تھے، جیسے کہ مندرجہ ذیل حدیث میں مذکور ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعت ادا کی اور عصر کی نماز ذوالحلیفة میں دو رکعت ادا کی۔ (خاری، مسلم)

### جب مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز پڑھے تو پوری پڑھی

اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لئے قصر کے بجائے مکمل نماز پڑھنا ضروری ہے، خواہ اسے امام کے پیچھے پوری نماز مل جائے یا ایک رکعت ملے یا اس سے بھی کم۔ موسی بن سلمہؓ فرماتے ہیں: ہم سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکمل میں تھے، میں نے کہا ہم جب آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو چار رکعنیں پڑھتے ہیں اور جب اپنی اقامت گاہ میں جاتے ہیں تو دو رکعنیں پڑھتے ہیں! تو آپ نے فرمایا: یہ ابو القاسم ﷺ کا طریقہ ہے۔ (احمد)

مند احمد کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ رہا ہوں تو کیسے نماز پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا: دور کعیسیں پڑھو ایوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ (مسلم وغیرہ میں بھی یہی الفاظ ہیں)

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا ان عمر رضی اللہ عنہ جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت ادا کرتے اور جب اکیلے نماز پڑھتے تو دور کعیسیں پڑھتے۔ (مسلم)

ابو مجلہؓ فرماتے ہیں: میں نے سیدنا ان عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک مسافر لوگوں کے ساتھ یعنی مقیم لوگوں کے ساتھ دور کعیسیں پالیتا ہے تو کیا اسے دور کعیسیں ہی کافی ہیں تو انہی جیسی نماز پڑھے؟ سیدنا ان عمر رضی اللہ عنہما ہنسنے اور فرمایا: ان جیسی نماز پڑھے۔ (بیہقی، سند صحیح ہے)

**سفر میں دو گانہ بہتر ہے اور پوری نماز پڑھنا جائز ہے**  
مسافر کو سفر میں پوری نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾۔

”تم پر گناہ نہیں اگر تم نماز قصر کرو۔“ (سورۃ نماء آیت نمبر ۱۰۰)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قصراً یک رخصت ہے اس لئے باقی رخصتوں کی طرح اس میں بھی انسان کو اختیار ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے، لیکن رخصت کو قبول کرنا افضل ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف رغبت دلائی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ ان کی رخصتوں پر عمل کیا جائے، جس طرح اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ ان کی نافرمانی کے کاموں کا ارتکاب کیا جائے۔ (احمد وغیرہ، حدیث مسلم کے معیار کی ہے)

رسول اللہ ﷺ سے سفر میں پوری نماز پڑھنا نامن نہیں، جیسے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں آپ ﷺ نے کبھی دور کعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ (خاری، مسلم)

اگر حضر میں بھولی ہوئی نماز سفر میں یاد آئے یا سفر میں بھولی ہوئی  
حضر میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جب حضر میں کوئی نماز پڑھنی بھول جائے اور وہ سفر میں یاد آجائے تو وہ سفر میں اس کی چار ہی رکعتیں ادا کرے، اس میں علماء کے کسی اختلاف کا علم نہیں اور اگر سفر میں کوئی نماز بھولے سے رہ جائے اور وہ گھر پہنچ کر یاد آگئی ہے تو وہ نماز اسے اس کا وقت ختم ہونے سے پہلے یاد آگئی ہے تو وہ چار رکعتیں ہی ادا کرے اور اگر وقت ختم ہو چکا ہو دور کعت ہی ادا کرے کیونکہ اس کے ذمہ قضا اسی چیز کی ہے جو فوت ہوئی اور فوت صرف دور کعتیں ہی ہوئی ہیں۔

دو نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنا

ظہر اور عصر کو ملا کر دونوں میں سے کسی کے وقت میں ادا کر لینا، اسی طرح مغرب اور عشاء کو ملا کر دونوں میں سے کسی کے وقت میں ادا کر لینا درست ہے۔

۱۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے اور سورج ڈھنل جاتا تو ظہر اور عصر کو اکھنا ہی پڑھ لیتے پھر کوچ فرماتے۔

(بیہقی، شدغاری مسلم کے معیار کی ہے)

۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھنلے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مُؤخر کر لیتے، پھر اتر کر انہیں

جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظهر پڑھ کر سوار ہو جاتے۔ (خاری، مسلم)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظهر کو مؤخر کر دیتے تھتی کہ اسے عصر کے ساتھ ملا کر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر سورج ڈھلنے کے بعد کوچ فرماتے تو ظہر و عصر اکٹھی پڑھ لیتے پھر چلتے، حضور علیہ السلام مغرب اور عشاء میں بھی اس طرح کرتے تھے۔“  
(ابوداؤ، ترمذی، حدیث صحیح ہے)

## ۲۶) سفر کے دوران نفلی نماز کے احکام

### سفر کے دوران سنت موکدہ کی ادائیگی

جانب رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ سفر میں صرف فرض ادا کرنے کی تھی اور آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے فرض سے پہلے یا پیچھے والی سنتیں سفر میں ادا کی ہوں، سوائے وتروں اور فجر کی سنتوں کے، جنہیں آپ ﷺ نے سفر میں چھوڑتے تھے نہ حضر میں جیسے کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ سیدنا ابو قاتا رضی اللہ عنہ نیند کی وجہ سے فجر کی نماز قضا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اذان کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر فجر کی نماز (یعنی فرض نماز) ادا کی آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا جیسے روازانہ کرتے تھے۔ (مسلم وغیرہ)

۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سواری پر دتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ (صحاح بت)

۳۔ انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں میں نے آپ ﷺ کو سفر میں نوافل پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اچھانمودہ موجود ہے)۔ (خاری) نوافل سے مراد فرض نماز کے ساتھ والی سنیتیں ہیں۔

سفر میں عام نوافل پڑھنا مستحب ہے اور وہ سواری پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں اگرچہ سواری کامنہ کسی طرف بھی ہو اور یہ نفلی نماز اشارہ سے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا : رسول اللہ ﷺ کہ سے مدینہ جاتے ہوئے اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے اگرچہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک کسی طرف ہو وہ فرماتے ہیں یہ آیت اسی مسئلہ میں نازل ہوئی ہے۔ (تم جس طرف بھی منہ کرو ادھر ہی ہے اللہ کا چہرہ)۔ (خاری مسلم)

۲۔ ان ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا اور آپ ﷺ خیر کی طرف منہ کئے ہوئے تھے۔ (تفق علیہ)

۳۔ سیدنا عبداللہ بن دینارؓ فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے جدھر بھی اس کامنہ ہو اور آپ ﷺ اشارہ سے نماز پڑھتے تھے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ نبی ﷺ یوں ہی کرتے تھے۔ (خاری)

### فرض نماز سواری پر جائز نہیں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا : جناب رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل نماز پڑھ لیتے تھے اگرچہ آپ ﷺ کا چہرہ کسی طرف بھی ہو اور وہ تر بھی سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے لیکن اس پر فرض نہیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

غدر کی وجہ سے فرض نماز بحری جہاز، ٹرین، ہوائی جہاز اور بس وغیرہ  
میں بھی ادا کی جا سکتی ہے

اگر مسافر کے لئے دو نمازیں جمع کرنا مشکل ہو اور وقت نکل جانے کا خطرہ ہو تو فرض  
نماز بحری جہاز بس ٹرین وغیرہ میں بھی ادا کر سکتا ہے، اندازہ سے قبلہ کا تعین  
کر لے اور جہاں تک ممکن ہو قبلہ کی طرف منہ رکھے اگر ممکن ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھئے  
ورنہ پڑھ کر پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : (اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ  
تکلیف نہیں دیتا) اور یہ بھی فرمایا ہے (اللہ سے ڈرو جہاں تک تم سے ممکن ہو)

۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے  
کشتوں میں نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا : اس میں کھڑے ہو کر نماز  
پڑھو سوائے اس کے کہ تمہیں ڈوب جانے کا خطرہ ہو۔“

(دارقطنی، حاکم، اس کی سند خاری مسلم کے معیار کی ہے)

۲۔ سیدنا عمرو بن عثمان بن یحییٰ میں مرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور والد کے دادا سے روایت  
کرتے ہیں کہ صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے وہ ایک ننگ گھٹائی میں پہنچ گئے  
(دہاں) نماز کا وقت ہو گیا، اوپر سے بارش ہو گئی اور نیچے زمین گیلی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی  
سواری پر ہی اذان اور اقامت کی پھر اپنی سواری پر ہی آگے بڑھئے اور انہیں نماز پڑھائی  
آپ ﷺ اشارہ سے نماز ادا کر رہے تھے اور سجدہ کو رکوع سے زیادہ نیچا کرتے (یعنی سجدہ میں زیادہ  
سر جھکاتے رکوع میں کم)

اس کی تائید سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ ایک آدمی نے رسول  
اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے  
لئے نکمل حدیث آگے آئے گی۔ (احم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

## سفر میں نماز تجداد اکرنا مستحب ہے

سیدنا عامر بن ریبعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت اپنی سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے دیکھا اگرچہ سواری کامنہ کسی بھی طرف ہو۔ (خاری، مسلم)

سفر میں حلحی کی نماز ادا کرنا مستحب ہے اور اس کی کم از کم دور کعینیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں

سیدنا ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا سال تھا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ اس وقت مکہ کی بالائی جانب قیام پذیر تھے، رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کے لئے اٹھے اور سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ پر پردہ کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنا کپڑا لے کر اوڑھ لیا پھر حنی کی نفل نماز کی آئندھر رکعتیں ادا فرمائیں۔ (خاری مسلم)

سفر کے دوران بارش میں یا سر درات میں نماز اپنی قیام گاہ پر ادا کی جاسکتی ہے

۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں جتاب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ہم پر بارش آگئی آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہے اپنی قیام گاہ (خیمے وغیرہ) میں نماز پڑھ لے۔ (مسلم)

۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمار رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سردد رات میں اور بارش والی رات میں مؤذن کو حکم دیتے تو وہ نماز کے لئے یوں پکارتا (الصلوة في الرحال) یعنی: اپنی اقامت گاہوں میں نماز پڑھ لوت (خاری، مسلم) -

## ڈرائیور اور خانہ بدوش کے لئے قصر کا حکم

جو شخص عموماً سفر میں رہتا ہے اور اس کا کسی بستی میں ٹھکانہ ہے مثلاً تاجر ڈرائیور، وغیرہ تو وہ نماز قصر کرے، یہی حکم اس طرح کا ہے جس کا خلکی پر گھر موجود ہے اور اس میں اس کی رہائش ہے لیکن جس شخص کی بیوی اور اس کی ضرورت کی چیزیں اس کے ساتھ کشی یا بڑی جہاز میں موجود ہیں اور وہ بھی یہ سفر میں رہتا ہے تو یہ شخص قصر نہیں کرے گا۔ خانہ بدوش سفر کی حالت میں قصر کریں گے، جب کہیں ڈیرا ڈالیں گے تو وہاں قصر نہیں کریں گے۔

## سرال میں مکمل نماز کا حکم

اس میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے اس لئے مسافر سرال کے گھر میں بھی قصر کرے۔

## مسافر کے لئے نماز جمعہ کا حکم

مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بیان میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی جو لمبی حدیث مردی ہے اس میں مسلم وغیرہ کے یہ الفاظ ہیں..... حتیٰ کہ آپ عرفات میں پہنچ گئے..... پھر آپ ﷺ نے ظهر کی نماز پڑھی پھر اقامۃ کی اور عصر کی نماز پڑھی..... اور یہ جمعہ کا دن تھا جیسے کہ صحیح وغیرہ میں مذکور ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث مردی ہے مسافر کے ذمہ جمعہ نہیں ہے، اسے طبرانی نے زوائد الاوسط میں روایت کیا ہے اس کی سند ضعیف ہے، لیکن اس کی دوسری سند میں بھی ہیں جن کی وجہ سے حدیث توجیح ہو گئی ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے شیخ البانیؒ کی کتاب ”ارواء الغلیل“)

## نَهَارُ زَكْوَةَ كَمَسَائلٍ ﴿١٢﴾

وہ مسافر جو اپنے وطن سے دور دراز ہواں کے پاس وہاں مال نہ ہو تو اس کے موجودہ فقر کا لحاظ کرتے ہوئے اسے اس قدر صدقہ دیا جاسکتا ہے جس سے وہ اپنی ضروریات پوری کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمَلِينَ عَلَيْهَا  
وَالْمُؤْلَفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالغَرِيمَينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ حَكِيمٌ﴾

بے شک صدقات غریبوں مسکینوں اور زکوٰۃ کو وصول کرنے اور تقسیم کرنے کا کام کرنے والوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف مسائل کیا گیا ہے اور غلام آزاد کرنے میں اور ان کے لئے جن پر توان پڑ گیا ہو، اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کیلئے یہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔ (سورہ توبہ آیت نمبر ۶۰)

## نَهَارُ رُوزَےَ كَمَسَائلٍ ﴿١٣﴾

مسافر کو رمضان اور غیر رمضان میں روزہ چھوڑ دینے کا اختیار ہے اور اس پر قرآن و حدیث کے دلائل موجود ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : پس جو شخص تم میں سے ہمارا ہو یا سفر پر ہو تو دسرے دنوں سے کتنی پوری کرے ” اور حدیث میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روایت کیا ہے ”اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدمی نماز معاف کر دی ہے۔ (نسائی، انن ماچہ، انن خزیمہ، سند صحیح ہے)

رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر کیا تو کبھی روزہ رکھا کبھی چھوڑ دیا، جیسے کہ سیدنا حکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ اسے عیب لگاؤ جس نے روزہ رکھانہ اسے جس نے نہیں رکھا اللہ کے رسول ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑا بھی ہے۔ (مسلم) آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو دونوں باتوں میں اختیار دیا ہے جیسے سیدنا حمزہ ان عمر والسلی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: میں سفر میں روزہ رکھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے چاہے تو چھوڑ دے۔ (خاری، مسلم) لیکن مسافر کے لئے سفر میں روزہ چھوڑنا افضل ہے جیسے کہ مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس پر جمع ہو گئے ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یہ روزہ سے ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (تفقیع علیہ)

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور آپ ”مرالظہران“ کے مقام پر تھے آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آؤ کھانا کھالو۔ انہوں نے عرض کی ہم تو روزے سے ہیں تو حضور ﷺ نے دوسرے صحابہ سے فرمایا: اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے سواری تیار کرو اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کام کرو۔ (نسائی، انہی شیبہ، فریانی)

آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا اپنے ساتھیوں کے لئے سواری تیار کرو اس سے مقصود ناپسندیدگی کا اظہار تھا اور یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ ان کے لئے افضل یہ تھا کہ روزہ چھوڑ دیتے اور لوگوں کو ان کی خدمت نہ کرنا پڑتی اس کی وضاحت فریانی کی اس روایت سے بھی ہو جاتی ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”سفر میں روزہ نہ رکھو جب کھانا

کھائیں گے کہیں گے روزہ دار کیلئے رکھ دو، جب کوئی کام کریں گے کہیں گے روزہ دار کا کام  
بھی کر دو۔ اس طرح وہ تیراثوں لے جائیں گے۔ (اس روایت کے روایتیں ہیں)  
نوٹ: روزہ چھوڑنا اتنے ہی فاصلے پر جائز ہوتا ہے جتنے فاصلے پر نماز قصر جائز ہوتی ہے۔

روزہ دار جہاں سے سفر شروع کرنا چاہتا ہے وہاں سے نکلنے سے  
پہلے بھی افطار کر سکتا ہے

۱۔ عبید بن صبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں رمضان کے مہینہ میں سیدنا ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ "فسطاط" سے کشتی میں سوار ہوا آپؐ روانہ ہو گئے پھر آپؐ کا کھانا لا لیا گیا آپؐ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ (یعنی کھانا کھالو) میں نے عرض کی کیا آپؐ ابھی آبادی میں ہی نہیں ہیں؟ ابو بصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے بے رغبت کرتے ہو؟ پھر آپؐ نے کھانا کھالیا۔ (ابوداؤد، احمد) اور احمد کی روایت میں یہ لفظ بھی ہیں آپؐ اسکندر یہ جا رہے تھے۔

۲۔ محمد بن کعبؓ ارشاد فرماتے ہیں: میں رمضان میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپؐ سفر کا راہ درکھتے تھے آپؐ کی سواری تیار کر دی گئی تھی اور آپؐ نے سفر کا لباس پہن لیا تھا، پھر آپؐ نے کھانا منگوایا اور کھایا، میں نے عرض کیا یہ سنت ہے؟ فرمایا سنت ہے پھر سوار ہو گئے۔ (ترمذی)

مسافر پر رمضان میں چھوٹے ہوئے روزوں  
کی قضا اور اس کی کیفیت

مسافر کے لئے روزہ چھوڑنا مستحب ہے لیکن اس کی قضا و سرے دنوں میں دینا واجب ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (تم میں سے جو شخص یہ مدار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں مکمل مفت آن لائن مکتبہ حکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے کتنی پوری کرنا اس کے لئے ضروری ہے) چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کے روزے لگاتار بھی رکھے جاسکتے ہیں جس طرح اصل فرض روزے تھے اور وقہ و قہ سے بھی، اس بارے میں یہ حدیث آتی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے ماہ رمضان کے (نوت شدہ) روزے متفرق طور پر رکھنے کے متعلق سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کسی پر قرض ہو وہ اس میں سے ایک ایک دو دو درہم ادا کر تاہے حتیٰ کہ قرض کی رقم پوری ہو جائے تو کیا وہ قرض کا ادا کرنے والا شمار ہو گا؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اے رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ معاف کر دے۔

(دارقطنی، یہ حدیث مختلف صدوف کے مل جانے سے سمجھ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے)  
نوت: اگر کوئی شخص روزوں کی قضا دینے سے پہلے نوت ہو جائے تو اس کی طرف سے اس کا کوئی دارث روزے رکھ دے کیونکہ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

جو شخص ہمیشہ سفر میں رہتا ہے مثلاً درا یور، ملاج، تاجر اور خانہ بد و ش

و غیرہ اس کے روزہ چھوڑنے کا کیا حکم ہے؟

جو شخص اکثر سفر میں رہتا ہے اگر اس کی کسی شہر میں رہائش کی جگہ ہے اسی طرح وہ ملاج جس کا خلائق پر گھر موجود ہے جس میں وہ رہتا ہے تو ایسا شخص سفر میں روزہ چھوڑ سکتا ہے، لیکن جس شخص کے ساتھ جہاز پر اس کی بیوی موجود ہے اور اس کی ضروریات کی دوسری چیزیں بھی موجود ہیں اور ہمیشہ سفر میں رہتا ہے تو یہ شخص روزہ نہیں چھوڑ سکتا خانہ بد و ش جب سفر کر رہے ہوں تو انتظار کر سکتے ہیں لیکن جب کہیں ڈیرہ ڈال دیں تو وہاں روزہ رکھیں گے۔

## مسافر اور قربانی

مسافر کے لئے قربانی دینا مستحب ہے کیونکہ اس مسئلہ میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں۔

۱۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے قربانی دی پھر فرمایا : اے ثوبان ہمارے لئے اس بکری کا گوشت ہنادو۔ میں آپ ﷺ کو اس گوشت میں سے کھانے کو دیتا رہا حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (ابوداؤد)

۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کیا تجھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور دس آدمیوں کی طرف سے اونٹ ذبح کیا۔ (احمد۔ ترمذی۔نسائی۔ ابن ماجہ)

۳۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف پران کے عادت مالاہتہ کے لیام شروع ہو چکے تھے سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا و رہی تھیں حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہیں خون شروع ہو گیا؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں حضور علیہ السلام نے فرمایا ”یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے۔ تم وہ سب کام کرو جو ایک حاجی کرتا ہے لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کرنا پھر جب ہم منی میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے کی قربانی دی ہے۔ (خاری)

## سمندر کا سفر

جاائز مقاصد کے لئے سمندر کا سفر مباح ہے مثلاً طلب علم، تجارت، شکار، جہاد فی سبیل اللہ، عمرہ، حج، تینوں مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصی) کی زیارت، رشتہ داروں اور دوستوں سے ملاقات اور اس قسم کی دوسری ضروریات کے لئے مندرجہ ذیل دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بدوں پر اپنا یہ احسان ذکر کیا ہے کہ اس نے ان کے لئے کشیاں پیدا کیں اور ان کے لئے ان کشیوں کے ذریعہ سمندری سفر آسان کر دیا اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں:-

﴿وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلُكِ الْمَسْحُونِ﴾

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مُتْلِهِ مَا يَرَكُبُونَ﴾

ان کے لئے یہ نشانی ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو ہری ہوئی کشی میں سوار کر لیا اور ان کے لئے اس جیسی چیزوں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ (سورہ بیت، آیت ۲۲، ۳۱)  
اس سے مراد راجح قول کے مطابق کشیاں اور بحری جہاز ہیں۔ امام قمر طبی، امام ان کثیر، امام ان قیم رحمۃ اللہ علیہم اور کئی دوسرے علماء نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔  
۲۔ اللہ عزوجل ارشاد ہے:-

﴿وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا

وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلَيَّةً تَلْبِسُونَهَا وَرَرَى الْفُلُكَ مَوَاضِيرَ فِيهِ

وَلَبَتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشَكُّرُونَ﴾

وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا ہوا ہے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زینت کی اشیاء کالو جنہیں تم پہنچتے ہو اور توکشیوں کو اس میں (پانی) چیرتی ہوئی دیکھتا ہے اور تاکہ تم اس کے فضل میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ (سورہ نحل آیت ۱۲)

۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے لیتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاس سے رہ جائیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ شکار حلال ہے۔ (ترمذی، ابو دود، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

۴۔ انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید پانچ طرح کے ہیں، طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی یہماری سے مرنے والا، اور ڈونے والا اور مسماں ہونے والی چیز (دیوار یا چھست وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں جہاد کر کے شہید ہونے والا۔ (غاری، مسلم)

۵۔ سیدنا مام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سمندر میں یہمار ہو جانے والا جس کو قے کی شکایت ہو جائے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے اور ڈوب جانے والے کے لئے شہید کا ثواب ہے"۔ (بیہقی، ابو دود، اس کی سند حسن ہے)

ان دلائل سے سمندر کے سفر کا نہ صرف جواز ثابت ہوتا ہے کہ بلکہ اس سے بھی زائد اور اس میں جہاد وغیرہ کی قید بھی نہیں ہے، سیدنا عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر پر حج، عمرہ یا جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے علاوہ کوئی سفر نہ کرے کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔ (اسے ابو دود وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ حدیث مکرر ہے یعنی سخت ضعیف ہے) م محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

## طغیانی کے وقت سمندر کا سفر

جب سمندر میں طوفان کی کیفیت ہواں وقت سمندری سفر نہیں کرنا چاہئے اس کی دلیل سیدنا عمر ان جو نی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں : مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے یہ حدیث بیان کی (جس نے گھر کی ایسی چھت پر رات گزاری جس پر منڈیر نہیں اور وہ گر کر مر گیا اس کی ذمہ داری ساقط ہو گئی اور جس شخص نے سمندر میں طغیانی کے وقت اس میں سفر کیا اور مر گیا، اس کی ذمہ داری ساقط ہو گئی) یعنی اسلامی معاشرہ اس کی موت کا ذمہ دار نہیں۔ یہ حدیث احمد بن حنبل کے ساتھ روایت کی ہے۔

### عورت کا محرم کے بغیر تہا سفر کرنا

- ۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت قین رات کا سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ محرم ہو۔ (مسلم)
- ۲۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان روایت کرتے ہیں : کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے جب کہ اس کے ساتھ خاوندیا محرم نہ ہو۔ (خاری)
- ۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ (مالك)

- ۴۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ (خاری)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں مگر خاوندیا محرم کے ساتھ، ان روایات میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ مراد مطلق سفر ہے امام نووی مسلم

کی شرح میں فرماتے ہیں : امام بیہقی فرماتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بغیر محرم کے تین رات کے سفر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا : جائز نہیں، پھر بغیر محرم کے دو دن کے سفر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ! اور آپ سے بغیر محرم کے ایک دن کے سفر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اسی طرح بارہ میل کے سفر کی روایت ہے راوی نے جو سنادہ بیان کر دیا جو ایک ہی حدیث میں کئی طرح آیا ہے تو راوی نے حدیث کئی جگہ سنی، اور کبھی ایک روایت بیان کر دی کبھی دوسرا، اور تمام روایات صحیح ہیں ان روایات میں کم از کم سفر کی حد بیان نہیں کی گئی، امام صاحب نے اسی طرح وضاحت فرمائی ہے وہ مزید فرماتے ہیں ممکن ہے یہ کم از کم مقدار کی مثال بیان فرمائی گئی ہو ایک دن پہلا عدد اور کم از کم عدد ہے اور دو کا عدد اقل کثیر ہے اور تین اقل جمع ہے، گویا اس چیز کی طرف اشارہ کرتا مقصود ہے کہ جب تھوڑے وقت کا سفر بھی بغیر محرم کے جائز نہیں تو لباسفر کیسے جائز ہو گا؟ خلاصہ یہی ہے کہ عورت کو محرم یا خاوند کے بغیر مطلق سفر کرنا جائز نہیں، جیسے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

### کسی خاص جگہ کی زیارت کے لئے سفر کا اہتمام کرنا

کسی برکت والی جگہ کی طرف اہتمام سے سفر کر کے جانا مثلاً انبیاء، شدائع اور نیک بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا حرام ہے۔ اسی طرح کفار کی عبادت گاہوں یا کسی درخت یا دریا یا پہاڑ کی طرف (ثواب کی نیت) سے سفر کر کے جانا حرام ہے یا کسی خاص مسجد کا قصد کر کے اس میں نماز، دعا، ذکر، تلاوت کلام اللہ یا اعتکاف کرنے کے لئے یا اس سے برکت حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا سب منوع ہے، سوائے تین مسجدوں کے مسجد حرام، مسجد نبوی، اور مسجد القصی۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں۔

۱۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سناءؓ کجاوے کس کر سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف : میری یہ مسجد، مسجد حرام، اور مسجد اقصیٰ۔ (متفق علیہ)

۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں طور کی طرف چلا گیا میں بصرہ میں اپنی بصیرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے مل انہوں نے کما آپ کما سے آرہے ہیں؟ میں نے کما طور سے، انہوں نے کما اگر میں آپ کو آپ کے روانہ ہونے سے پہلے مل جاتا تو آپ (طور کی زیارت کے لئے) روانہ نہ ہوتے۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سناءؓ ہے ”سواریاں استعمال نہ کی جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف سفر کے لئے مسجد حرام کی طرف، میری اس مسجد کی طرف اور ایلیاکی مسجد کی طرف، یا حضور علیہ السلام نے یوں فرمایا“ بیت المقدس کی طرف..... انخ۔

(اس حدیث کو ماکٹؒ نے روایت کیا اور ان کے واسطے سے نسائی، ان جبانؓ اور طیالسی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا)

ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک روایت اس طرح بھی ہے کہ وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے اور وہ طور سے آرہے تھے انہوں نے کما آپ کما سے آرہے ہیں انہوں نے کما طور سے، آرہا ہوں وہاں میں نے نماز پڑھی ہے، اگر میں آپ کو پالیتا تو آپ وہاں نہ جاتے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سناءؓ ہے : کجاوے نہ کے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف ..... انخ۔

(اس حدیث کو طیالسی نے اور احمد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ احمد کی روایت کے ہیں اور اس کی سند صحیح ہے) سیدنا قزوع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کما میں نے طور کی طرف حارنے کا ارادہ کیا تو میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ لیا، آپ رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”کجاوے نہ کے جائیں ..... طور کو چھوڑ دو وہاں نہ جاؤ۔

(اس حدیث کوازرقی نے ”خبرِ کم“ میں روایت کیا ہے اور اسے طبرانی نے بھی صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: تجارت، طلب علم، کسی رشتہ دار یادو دست کی ملاقات یا سیر و تفریق کے لئے سفر کرنا یا کسی جائز ضرورت کے لئے سفر کرنا چاہے وہ کہیں ہو اور اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہ ہو، یہ ممانعت کے حکم میں داخل نہیں۔ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی بھی چیز کا طواف جائز نہیں۔

### مسجد قباقی زیارت کے لئے اہتمام سے سفر کرنا

کسی عبادت مثلاً نماز، دعاء، ذکر، تلاوت قرآن، اعتكاف وغیرہ کی نیت سے سفر کر کے مسجد قباقیں جانا درست نہیں سوائے اس شخص کے جو مذینہ منورہ میں موجود ہو۔

۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیدل اور سواری پر (مسجد) قباء کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے آپ ﷺ اس میں دور کعت نماز ادا فرماتے تھے۔ (متقن علیہ)

۲۔ انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ کے دن سواری پر اور پیدل مسجد قباقیں تشریف لاتے تھے۔ (خاری)

۳۔ سیدنا سکل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلا حتیٰ کہ اس مسجد میں یعنی مسجد قباء میں آیا پھر اس نے اس میں نماز پڑھی، اس کے لئے ایک عمرہ کے برادر ثواب ہو گا۔ (نسائی، یہ حدیث آئندہ حدیث کی تائید سے حسن کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے)

۴۔ سیدنا اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کی طرح ہے۔ (ترمذی)، یہ حدیث سائبۃحدیث کی تائید کی وجہ سے حسن ہو گئی ہے) — م محکم دلائل سے مزین متنوع و متفروض موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

## مہمانی کے مسائل

### مہمان کا حق

۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا : کیا مجھے یہ اطلاع نہیں ملی کہ تم رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو ؟ میں نے کہا : جی ہاں (ایسا ہی ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا : تو ایسا نہ کرو قیام کرو اور سوچاؤ، روزہ رکھو اور روزہ چھوڑ بھی دو (یعنی غلی رو زہ) کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، تمہارے ملاقاتی کا تم پر حق ہے۔ (خاری)

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل فرماتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ (تفقیع علیہ)

### مہمانی کی مدت کب تک ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مہمانی تین دن ہے جو اس کے علاوہ ہے وہ صدقہ ہے۔ (ابوداؤد، اس کی سند حسن ہے)

### مہمان اپنے میزبان کے ہاں اتنا نہ ٹھہرے کہ اسے تنگ کر دے

سیدنا ابو شریع عدوی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں : جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کو اچھا عطا یہ دے۔ "صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ! اس کا عطا یہ کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا " اس کا ایک دن اور ایک رات، اور مہمان تین دن ہے جو اس کے علاوہ ہے وہ اس پر صدقہ ہے۔ (تفقیع علیہ)

عطا یہ سے مراد یہ ہے کہ تین دن تک اس کی مہمان نوازی کرے پھر اسے اتنا کہانا وغیرہ دے دے جس سے وہ ایک دن رات کا سفر طے کر سکے۔ (جامع الاصول)

سیدنا ابو شریع عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مہمانی تین دن ہے، جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے، اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس (میزبان) کے پاس ٹھہر ارہے حتیٰ کہ اسے مشقت میں ڈال دے۔ (تفقیع علیہ)

جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہاں اسے قیمتاً کھانا نہ  
ملے یا اس کے پاس خریدنے کے لئے پیسے نہ ہوں تو کیا کرے

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی اے اللہ  
کے رسول ﷺ آپ ہمیں (کسی کام سے) بھجتے ہیں، ہم کچھ لوگوں کے پاس قیام کرتے ہیں  
تو وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ تو ہمیں رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: جب تم کسی قوم کے پاس قیام کرو، وہ تمہارے لئے کھانا وغیرہ تیار کرنے کا حکم  
دیں جو مہمان کے لئے ہوتا چاہئے تو قبول کرلو، اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق  
وصول کر لو جو ان کے لئے مناسب ہو۔

### ﴿تشریح﴾

جب مسافر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور اسے قیمتاً کھانا نہیں ملتا یادہ لوگ بچنے  
سے انکار کرتے ہیں تو زبردستی لے لے اور اگر وہ لاچار ہو جائے اور اسے کھانے کو کچھ نہ ملے  
یا کھانا خریدنے کیلئے اس کے پاس کچھ نہ ہو اور اسے بھوک کی وجہ سے مر جانے کا خطرہ ہے تو  
وہ اپنے مسلمان بھائی کے مال سے اپنی مجبوری کے مطابق کھا سکتا ہے اس کی دلیل سیدنا  
مقدم الدین معدیکرب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی  
قوم کا مہمان ہا پھر وہ مہمان صبح تک (کھانے سے) محروم رہا تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا  
فرض ہے حتیٰ کہ وہ اس کی کھتی سے اور اس کے مال سے ایک رات مہمانی وصول کر لے۔  
ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ..... جو کسی قوم کے پاسی ٹھہر ل تو ان پر ضروری ہے کہ اس

زادہ سفر

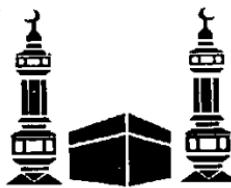
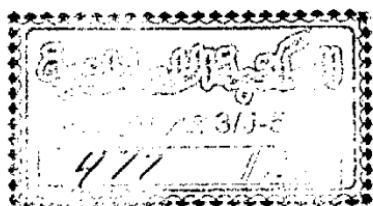
64

کی مہمان نوازی کریں، اگر انہوں نے اس کی مہمان نوازی نہ کی تو اسے حق ہے کہ انہیں اپنی  
مہمانی کے مقدار کے مطابق مالی سزا دے (یعنی ان کے مال سے وصول کر لے)۔

(اس حدیث کو بوداونسائی نے روایت کیا ہے یہ حدیث دوسری ہم معنی روایت سے مل کر قوی ہو جاتی ہے)

رِبَّنَا تَقْبِيلَ مَنَا إِنْكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

وَصَلَى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ اجْمَعِينَ  
وَمَنْ تَبَعَهُمْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينٌ

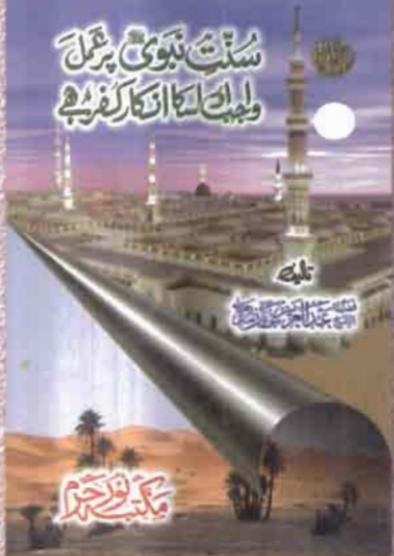


[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



# مکتبہ نور حرم کی دیگر مطبوعات

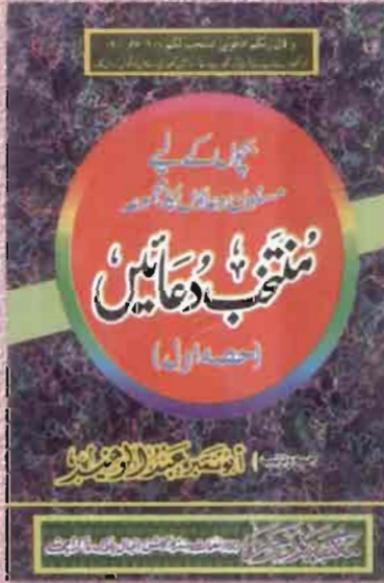
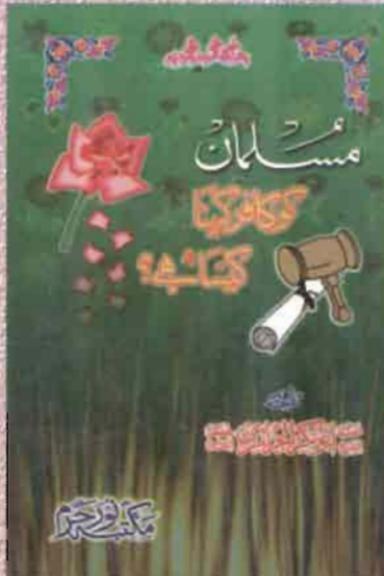
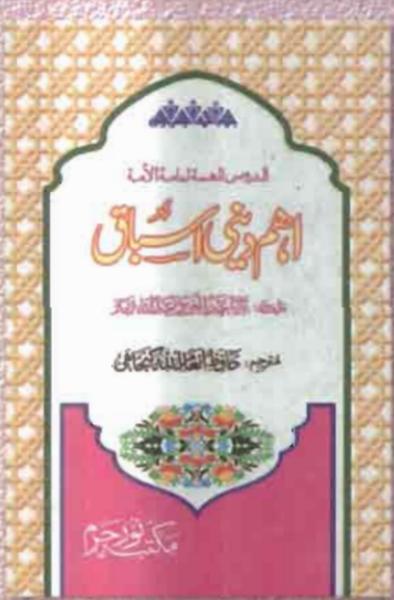
سنت نبوی پر عمل  
ولیک لئا اکار کفر بیٹے



مسلمان

کوہنہ

کانٹہ



MAKTABAH-NOOR-E-HARAM  
Gulshan-e-Iqbal No. 5, Karachi. Phone : 4965124